مسلک اہلحدیث کا داعی اور ترجمان
ہفت روزہ
الاعتصام
لاہور
پاکستان
جلد ۳۵ ۱۶ شعبان ۱۴۰۴ھ جمعۃ المبارک ۱۸ مئی ۱۹۸۴ء شمارہ ۴۲
مندرجات
اداریہ ۳ - ۴
مرزائیت کے بارے میں آرڈی نینس ۵
غیر سودی بنکاری - چند تاثرات ۶ - ۹
زکوٰۃ و عشر کے نفاذ میں تاریخی غلطی ۱۰ - ۱۲
مسئلہ زراعت کی تحقیق ۱۳ - ۱۵
نظرِ رحمت سے محروم افراد ۱۶ - ۱۷
شعبان کی پندرھویں رات ۱۸ - ۱۹
ماموں کانجن کانفرنس کی قراردادیں ۲۰ - ۲۱
اطلاعات و اعلانات ۲۲ - ۲۷
مدیر مسئول
محمد عطاء اللہ حنیف
حافظ صلاح الدین یوسف
علیم ناصری ایم اے
محمد سلیمان انصاری
سالانہ ـــ ۵۰ روپے
فی پرچہ ـــ ۵۰/۱ روپیہ
ممالک غیر سے : ۲۰ پونڈ

جامعہ علوم اثریہ جہلم میں پہلی مرتبہ اختتامِ بخاری کے مبارک موقع پر

تقریبِ بخاری شریف

عظیم الشان

جلسہ اور تقسیمِ اسناد

زیر نگرانی: حضرت پیر محمد یعقوب صاحب الہاشمی شیخ الجامعہ ھذا

آخری سبق بخاری بعد نماز عصر منعقد ہوگی حضرت مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی درس بخاری اور سیرت امام بخاری رحمہ اللہ پر تقریر مولانا محمد اعظم صاحب فرمائیں گے

جلسہ بعد نماز عشاء ہوگا
صدارت حضرت مولانا عبدالغفور صاحب
قاری عبدالحی زہران
ناظم مولانا نذیر احمد
خطاب حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر
حبیب الرحمن یزدانی

مورخہ ۱۸ مئی ۸۲ء بمطابق ۱۶ شعبان ۱۴۰۲ھ بروز جمعۃ المبارک بمقام چوک اہلحدیث جہلم
جامع مسجد اہلحدیث
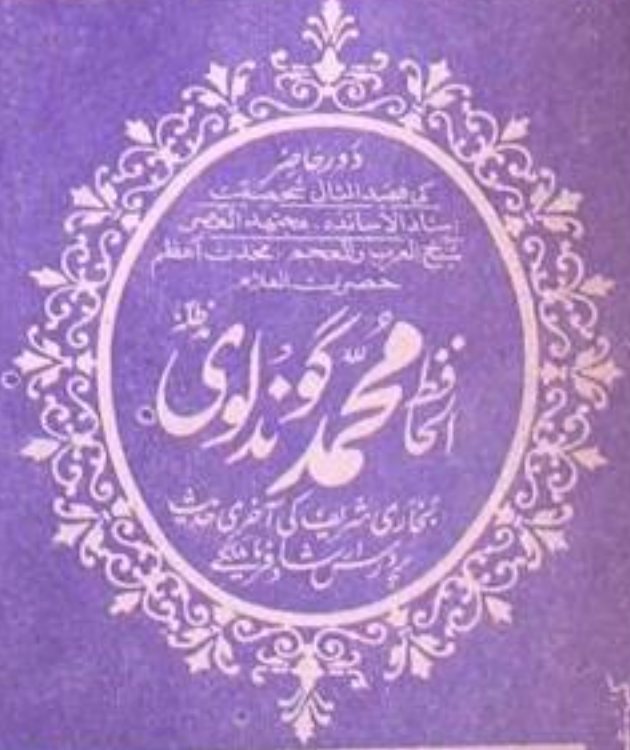
دیگر مدعوین علماء کرام

- شیخ الحدیث حضرۃ مولانا ابوالبرکات احمد صاحب گوجرانوالہ
- قائد اہلحدیث حضرۃ علامہ احسان الٰہی ظہیر لاہور
- خطیب ربانی حضرۃ مولانا حبیب الرحمن یزدانی لاہور
- فاضل جلیل حضرۃ مولانا محمد اعظم صاحب خطیب گوجرانوالہ

دور حاضر کے فقید المثال محدث، استاذ الاساتذہ، مجتہد العصر، شیخ العرب والعجم، محدث اعظم حضرت العلام الحافظ محمد گوندلوی بخاری شریف کی آخری حدیث پر درس ارشاد فرمائیں گے

مصر کے ممتاز قاری عبدالحی زہران (قاہرہ) اپنے مخصوص طرز اور انداز میں تلاوت کلام مجید فرمائیں گے

الداعی: انجمن اہلحدیث و جمعیت شبان اہلحدیث جہلم
فون ۲۶۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ الاعتصام لاہور

جلد ۳۵ شمارہ ۴۲

۱۶ شعبان ۱۴۰۴ھ ۱۸ مئی ۱۹۸۴ء

مرزائیت کے انسداد کے لئے ایک جرأتمندانہ تاریخی اقدام

صدر پاکستان محترم جنرل محمد ضیاء الحق نے ۲۶ اپریل ۸۴ء کو ایک آرڈی ننس کے ذریعہ مرزائیوں پر نہایت اہم پابندیاں نافذ کردیں جن کا مطالبہ ایک عرصے سے اُمتِ مسلمہ کی طرف سے کیا جارہا تھا (اس آرڈی ننس کا مکمل متن الگ دیا جارہا ہے) اس سے پیشتر مرزائیوں کو ۱۹۷۴ء میں بھٹو حکومت نے علمائے اسلام کے متفقہ فیصلے کے مطابق غیر مسلم قرار دیا تھا اور اُس وقت کی مرکزی اسمبلی نے اس قانون کو پاس کیا تھا۔ مگر اس حکم پر عملدرآمد کی نوبت کبھی نہیں آئی تھی۔ مرزائی خود کو بدستور مسلمان بلکہ "اصلی مسلمان" کی حیثیت سے پیش کرتے چلے آرہے تھے۔ اور دنیا بھر میں ان کی شاخیں اپنے "اسلام" کا بے پناہ پروپیگنڈا کرکے دنیا بھر کو یہ باور کرانے میں سرگرم عمل تھیں کہ اسلام ہی اصل میں وہ ہے جو ان کے مبلغ پیش کرتے ہیں، جو ان کی کتابوں، پمفلٹوں اور جرائد میں شائع ہوتا ہے۔ ان کی چیرہ دستیوں کی حد سے بڑھتی ہوئی رفتار کو روکنا ضروری تھا کیونکہ ان کی آئے دن کی اندرونی سازشیں ملی اور ملکی مفاد سے منافقت اور غداری کے ارتکاب میں بھی بے باک ہو رہی تھیں جن کی سرحدیں اسرائیل جیسے دشمنِ اسلام ملک سے مل رہی تھیں۔

مرزائیت (قادیانیت اور لاہوریت) ہندوستان میں انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا جو اُس نے مسلمانوں کی ملی وحدت کو توڑنے اور اپنی حکومت کو مستحکم کرنے کے لئے بویا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ہندوستان میں اس کے مقابلے میں معرکہ آرائی کرنے والی اگر کوئی قوت ہے تو وہ اسلام ہے۔ اس کو کمزور کرنے کے لئے اُس نے مرزا غلام احمد کو مُہرے کے طور پر استعمال کیا جس نے سب سے پہلے جہاد کو منسوخ کرنے کا اعلان کیا۔ اس کے بعد وہ اپنی خرافات میں ترقی کرتا ہوا "مہدیٔ زماں" اور "مسیح موعود" کے مناصب پر قابض ہوا۔ اور آخر کار اُس نے اپنی "نبوت کاذبہ" کا اعلان کردیا۔ اس کا یہ اعلان اُمتِ مسلمہ کے متفقہ عقیدہ ختمِ نبوت پر ایک ضرب کاری تھی جس پر اسلامیانِ ہند میں ایک ہیجان کا برپا ہونا ضروری تھا۔

اس پر سب سے پہلے جس مردِ حق نے آواز اٹھائی وہ اہل حدیث عالم مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ ایڈیٹر "اشاعۃ السنۃ" تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے مرزا غلام احمد کے کفر کا مدلل فتویٰ مرتب کرکے اور اس پر اُس وقت کے ہر مکتب فکر کے سرکردہ علماء سے دستخط کرا کے شائع کیا۔ نیز مولانا بٹالوی ہر مسلسل تحریر و تقریر سے مرزائیت کے اس فتنہ کی سرکوبی میں سرگرم عمل رہے۔ اس کے ساتھ ہی اہل حدیث کے بطلِ جلیل مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری نے مرزا کی نبوتِ کاذبہ پر پے در پے ضربیں لگائیں اور ایک طرف مرزا کی تردید پر تصانیف کے انبار لگا دیے اور اپنے ہفت روزہ جریدہ اہل حدیث میں مرزائیوں کی دجل و تلبیس کا پردہ چاک کرتے

طابع • چوہدری عبدالباقی نسیم • مطبع • اومی پرنٹرز لاہور • ناشر • محمد عطاء اللہ حنیف • مقام اشاعت • شیش محل روڈ۔ لاہور عـ ۲

رہے تو دوسری طرف تقاریر اور مناظروں کے ذریعے مرزا کی ذریت کا ناطقہ بند کر دیا۔ حتیٰ کہ قادیانیوں کا یہ خود ساختہ نبی زچ ہو کر مولانا ثناء اللہ مرحوم کے ساتھ یہ آخری فیصلہ کرنے پر مجبور ہوا کہ "جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے گا"۔ چنانچہ اس بددعا کے نتیجے میں جھوٹا (مرزائے قادیان) سچے (مولانا ثناء اللہ) کی زندگی میں ۶ مئی ۱۹۰۸ء کو راہیٔ ملکِ عدم ہو گیا۔ علیہ ما یستحقہ من.... جبکہ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے قیامِ پاکستان کے بعد ۱۹۴۸ء میں سرگودھا میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً۔

مرزائیت کے خلاف مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ اور مولانا ثناء اللہ امرتسری رح کی جہاد کی یہ تحریک بار آور ہوئی اور دیگر مکاتبِ فکر کے علماء بھی ان کی ہمنوائی میں شریک ہو گئے۔ پورے ملک میں مرزائیوں کے کفر کو جزوِ ایمان بنا لیا گیا۔ اور مسلمان مرزائیوں کو اپنے سے الگ قوم تصوّر کرنے لگے۔ ان کے قلع قمع کے لئے مسلسل کوششیں جاری رہیں۔ متحدہ ہندوستان میں یہ کوششیں اس لئے کامیاب نہ ہو سکیں کہ مرزائیت کے سر پر انگریز کی چھتری سایہ کناں تھی۔ ورنہ تاریخ اسلام کے کئی دَور ایسے گزرے ہیں جب اس قسم کے نبوّت کے جھوٹے دعویداروں کو کیفرِ کردار تک پہنچا دیا گیا تھا۔ ایران میں انیسویں صدی میں نبوت کے دعویدار بہاء اللہ اور اس کی تحریک کو کچل دیا گیا تھا حالانکہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے قاچاریوں کا یہ دَورِ اسلام کا گیا گزرا دور تھا۔

قیامِ پاکستان کے بعد اس "بزعمِ خویش اسلامی حکومت" کا فرض تھا کہ مرزا غلام احمد کی نبوتِ کاذبہ کے شجرِ خبیثہ کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی مگر اس وقت تک اس کے برگ و بار کا پھیلاؤ اور اس کی جڑوں کی گہرائی دُور دُور تک پہنچ چکی تھی، بلکہ پاکستان کی پہلی حکومتوں میں ظفر اللہ قادیانی کو ہمہ گیر حیثیت حاصل تھی اور اس کی وساطت سے بے شمار قادیانی ملک کی کلیدی اسامیوں پر متمکن ہو چکے تھے جن کو ہلانا سعدیؒ کے اس شعر کا مصداق بن گیا تھا ؎

سرِ چشمہ شاید گرفتن بہ میل
چو پُر شد نشاید گذشتن بہ پیل

۱۹۵۳ء کی ختمِ نبوت تحریک مارشل لاء کی گولی سے ختم کر دی گئی، مگر ملتِ اسلامیہ کا یہ دینی جذبہ کبھی سرد نہیں ہوا، ختمِ نبوت کانفرنسیں منعقد ہوتی رہیں اور مرزائیت کے خلاف مسلمانوں کا غم و غصہ ایک لاوے کی شکل اختیار کرتا گیا یہاں تک کہ ۱۹۷۴ء میں ایک زبردست تحریک اٹھی جس نے حکومتِ وقت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا اور مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔

جیسے کہ پہلے عرض کیا گیا ہے مرزائیوں کے غیر مسلم قرار دیئے جانے کے تقاضوں کو پورا نہ کیا گیا اور وہ بدستور اپنے آپ کو اُمتِ مسلمہ کا جزوِ اعظم باور کرانے میں معروف رہے۔ جنرل ضیاء الحق کی حکومت جو یہاں اسلامی نظام کے نفاذ کی دعویدار ہے اس کا یہ فرض بنتا تھا کہ اسلام کے بدن کے اس ناسور کو کاٹ پھینکے۔ لہٰذا ہم ان کے حالیہ آرڈی ننس پر مسرّت کا اظہار کرتے ہوئے انہیں قابلِ مبارکباد سمجھتے ہیں اور اس اقدام کو نہایت جرأت مندانہ قرار دیتے ہیں۔ اس سے پاکستان کی اُمتِ اسلامیہ کی دیرینہ آرزو پوری ہو گئی ہے جس پر اللہ تعالےٰ کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔ البتہ اس آرڈی ننس میں جہاں تمام پہلوؤں کا نہایت دیانت داری سے احاطہ کیا گیا ہے اور مرزائیوں کو تمام اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے منع کر دیا گیا ہے بلکہ اس کی خلاف ورزی کو قابلِ دست اندازیٔ پولیس جرم قرار دیا گیا ہے۔ وہاں یہ پہلو نظر انداز ہو گیا ہے کہ وہ بدستور اپنے آپ کو "احمدی" کہتے اور لکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی ایک نہایت مغالطہ آمیز اصطلاح ہے، جو وہ استعمال کرتے ہیں۔ اس آرڈی ننس میں ایک ترمیمی آرڈی ننس کی مزید ضرورت ہے جس کے ذریعے مرزائیوں کو خود کو "احمدی" کہنے اور لکھنے سے منع کیا جانا چاہیئے۔ علاوہ ازیں ملتِ پاکستانیہ کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ مرزائیوں کو ملک کی تمام سروسز کی کلیدی اسامیوں سے برطرف کیا جائے تاکہ اس آرڈیننس پر عملدرآمد میں کوئی رکاوٹ نہ رہے ورنہ خدشہ ہے کہ وہ لوگ اپنے اثر و رسوخ سے اس حکم کو غیر مؤثر بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہیں گے۔ حکومت کو اس آرڈی ننس کو مؤثر بنانے

صدر مملکت کا نیا ترمیمی آرڈی ننس

قادیانیوں کے لئے اسلامی اصطلاحات کا استعمال جرم قرار دے دیا گیا

مرزائیوں کی عبادت گاہ کو مسجد کہنے، اذان دینے اور خود کو مسلمان کہنے کی ممانعت

مرزا غلام احمد کے جانشینوں، ساتھیوں یا رشتہ داروں کو امیر المومنین، خلیفہ، صحابہ، ام المومنین اور اہل بیت نہیں کہا جا سکتا

خلاف ورزی کی سزا تین سال قید اور جرمانہ ہوگی

اسلام آباد ۲۶ اپریل (ریڈیو رپورٹ) صدر جنرل ضیاء الحق نے آج ایک ترمیمی آرڈی ننس جاری کیا ہے جس کے تحت قادیانیوں کو امیر المومنین، ام المومنین، خلیفہ، صحابہ اور اہل بیت سمیت تمام اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے قانوناً روک دیا گیا ہے وہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد بھی نہیں کہہ سکیں گے اور نہ ہی مسلمانوں کی طرح اذان دے سکیں گے اس آرڈی ننس کی رُو سے حکومت کو قادیانیوں کا ایسا تمام لٹریچر بھی ضبط کر لینے کا اختیار دے دیا گیا ہے جو متذکرہ بالا قانون کی خلاف ورزی کی ذیل میں آتا ہو فوری طور پر نافذ ہونے والے اس آرڈی ننس کے تحت تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی کا اضافہ کیا گیا ہے جن کے تحت مذکورہ جرائم کے ارتکاب پر تین سال قید اور جرمانہ کی سزا دی جا سکے گی اور یہ جرائم قابل دست اندازی پولیس اور ناقابل ضمانت ہوں گے

اس آرڈی ننس کے تحت تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی کا اضافہ کیا گیا ہے اب تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ بی کے تحت کسی بھی ایسے شخص کو جو خود کو احمدی کہتا ہو اور اس کا تعلق چاہے لاہوری یا قادیانی گروپ سے ہو وہ زبانی یا تحریری الفاظ کے ذریعے مرزا غلام احمد کو "امیر المومنین" اور ان کی بیوی کو "ام المومنین" یا ان کے ساتھیوں اور افراد خاندان کو "خلیفۃ المومنین" "خلیفۃ المسلمین" "صحابی" یا "اہل بیت" کے نام سے موسوم کرے یا اپنی عبادت گاہ کو "مسجد" کا نام دے اور اپنے ہم مذہب افراد کو جمع کرنے یا بلانے کے لئے مسلمانوں کی طرح اذان دے، تین سال کی قید اور جرمانے کی سزا دی جا سکے گی۔

آرڈی ننس کی دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت اگر کوئی احمدی بالواسطہ طور پر خود کو مسلمان اور اپنے عقیدے کو اسلام ظاہر کرے یا اپنے عقیدے کو زبانی و تحریری طور پر مسلمان قرار دے گا تو اسے تین سال تک قید کی سزا دی جا سکے گی۔ آرڈی ننس کے تحت یہ جرم قابل دست اندازی پولیس اور ناقابل ضمانت ہوگا۔

آرڈی ننس کے ذریعہ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ عیسوی کی دفعہ ۹۹ الف میں بھی ترمیم کی گئی ہے جس کے ذریعہ صوبائی حکومت کو کسی ایسے اخبار کتاب یا دیگر دستاویز کو ضبط کرنے کا اختیار دیا گیا ہے جو مجموعہ تعزیرات پاکستان میں شامل کردہ نئی دفعات کی خلاف ورزی میں چھاپی گئی ہو۔ آرڈی ننس کے ذریعہ مغربی پاکستان پریس اور پبلیکیشنز آرڈی ننس ۱۹۶۳ء کی دفعہ ۲۴ میں کی گئی ترمیم کے ذریعہ صوبائی حکومت کو اختیار مل جائے گا کہ وہ مجموعہ تعزیرات پاکستان میں شامل کردہ نئی دفعات کی خلاف ورزی کرنے والی کسی کتاب یا دستاویز کی طباعت یا اشاعت کے لئے استعمال ہونے والے پریس کو بند کر دے، اس اخبار کے ڈیکلریشن کو منسوخ کر دے اور کسی ایسی کتاب یا دستاویز کو ضبط کرے جس میں ایسا مواد شامل ہو جس کی طباعت یا اشاعت مذکورہ دفعات کی رُو سے ممنوع قرار دی گئی ہے۔

(روزنامہ "نوائے وقت" ۲۷ اپریل ۱۹۸۴ء)

جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی

غیر سودی بینکاری • چند تأثرات

سعودی عرب کے مرحوم شاہ فیصل کے صاحبزادے شہزادہ محمد الفیصل کو اللہ تعالیٰ نے اس دور میں بلا سود بینکاری کے قیام کا خاص جذبہ مرحمت فرمایا ہے۔ وہ سالہا سال سے دنیا کے مختلف حصوں میں غیر سودی بینک قائم کرنے کے لئے کوشاں ہیں، اور اپنی ذاتی دلچسپی اور جدّوجہد سے بہت سے بینک قائم کر چکے ہیں۔ اس وقت دبی، کویت، بحرین، اردن، مصر، سوڈان، جنیوا اور دنیا کے مختلف حصوں میں بہت سے اسلامی بینک قائم ہو چکے ہیں جن کا دعویٰ اور کوشش یہ ہے کہ وہ سود سے پاک بینکاری کا عملی نمونہ پیش کریں گے۔

شہزادہ محمد الفیصل کی قیادت میں ان تمام بینکوں کا ایک اتحاد "الجمعیۃ العالمیۃ للبنوک الاسلامیۃ" (انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف اسلامک بینکس) کے نام سے قائم ہے جو ان تمام اداروں کے درمیان رابطے اور تعاون کا اہتمام کرتا ہے۔ اور سب کی عملی مشکلات کو اجتماعی طور پر حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس ایسوسی ایشن کے تحت علماء کا ایک بورڈ بھی قائم ہے، جو "الرقابۃ الشرعیۃ للبنوک الاسلامیۃ" کے نام سے معروف ہے، اس بورڈ کا کام یہ ہے کہ وہ ایسوسی ایشن کے تحت چلنے والے بینکوں کی شرعی حیثیت کا جائزہ لیتا ہے، اور مختلف بینکوں کو ان کے طریق کار سے متعلق فقہی مشورے دیتا ہے۔ یہ بینک عام نظام بینکاری سے ہٹ کر کام کر رہے ہیں، اس لئے ان کو اپنے کام میں طرح طرح کے مشکلات پیش آتی ہیں، جن کے حل کے لئے وہ نئی نئی اسکیمیں شروع کرتے ہیں، ان اسکیموں کے شرعی جواز یا عدم جواز کا فیصلہ یہی بورڈ کرتا ہے۔ یہ بورڈ شیخ خاطر، شیخ بدر المتولی اور شیخ یوسف القرضاوی جیسے عالمی شہرت کے پندرہ علماء پر مشتمل ہے۔ اور وقتاً فوقتاً اجلاس منعقد کر کے بینکوں کے ان مسائل پر غور کرتا اور شریعت کی روشنی میں اپنا فتویٰ دیتا ہے۔ اور بینک اس فتوے کی رہنمائی میں اپنا کام کرتے ہیں۔

۲۴ مارچ کو اسلام آباد میں اسی ایسوسی ایشن نے "غیر سودی بینکاری" کے موضوع پر ایک محفل مذاکرہ کا اہتمام کیا تھا اور اسی موقع پر "الرقابۃ الشرعیۃ" کا ایک اجلاس بھی اسلام آباد میں طے کیا گیا تھا۔ راقم الحروف کو ان دونوں اجتماعات میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ اسی لئے دونوں میں شرکت کے ذریعے احقر کو اس ادارے کی کارکردگی دیکھنے کا موقع ملا۔ اسی شرکت کے چند تأثرات ذیل میں پیش خدمت ہیں۔

جہاں تک ایسوسی ایشن کے عام مذاکرے کا تعلق ہے۔ اس میں شہزادہ محمد الفیصل کے علاوہ مختلف ملکوں میں غیر سودی بینکوں کے سربراہ شریک تھے، جنہوں نے اپنے اپنے تجربات کی روشنی میں غیر سودی معیشت کے موضوع پر اظہارِ خیال کیا۔ مذاکرے میں پاکستان کے متعدد بڑے بڑے مالیاتی اداروں کے سربراہ بھی مدعو تھے۔ جن میں بعض نے مقالے بھی پیش کئے اور بعض "مبصر" کی حیثیت سے مذاکرے کی کارروائی میں شریک رہے۔ اس مذاکرے کا عام رجحان دو حیثیتوں سے مفید اور خوش آیند معلوم ہوا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اب سے چند سال پہلے تک عالمی مذاکروں میں جا بجا مسئلہ یہ زیر بحث آیا کرتا تھا کہ بینکوں کا

انٹرسٹ "ربوا" کی تعریف میں داخل بھی ہے یا نہیں؟ اور مغرب زدہ حلقوں کا ایک بڑا عنصر ہمیشہ اس بات پر مُصر رہتا تھا کہ بینکوں کا سُود "ربوا" میں داخل نہیں، اس لئے وہ حلال ہے ——— اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب وہ دَور ختم ہو گیا ہے۔ اب یہ بات صرف علماء کی حد تک نہیں بلکہ مسلم ممالک کے ماہرینِ معاشیات و مالیات میں بھی ایک مسلّم عالمی حقیقت کے طور پر مان لی گئی ہے کہ بینک انٹرسٹ "ربوا" کی تعریف میں داخل ہے اور قطعی طور پر حرام ہے۔ چنانچہ اب مسلم ممالک میں جو بین الاقوامی کانفرنسیں یا مذاکرے منعقد ہوتے ہیں اُن کا موضوع پہلے کی طرح یہ نہیں ہوتا کہ "بینک انٹرسٹ "ربوا" ہے یا نہیں؟ بلکہ اب موضوع یہ ہوتا ہے کہ بینکوں کو سُود سے پاک کر کے چلانے کے لئے کیا کیا طریقے اختیار کئے جا سکتے ہیں؟۔

چنانچہ اس مذاکرے کا موضوع بھی یہی تھا، مذاکرے سے خطاب کرنے والے روایتی علماء نہیں تھے بلکہ تمام تر وہ لوگ تھے، جو اپنے اپنے ملکوں میں چوٹی کے ماہرینِ معاشیات، مالیات و بنکاری کے ماہرین سمجھے جاتے ہیں۔ ان سب نے سُود پر مبنی بینکاری کی معاشی مضرتوں اور غیر سودی بنکاری کے معاشی فوائد پر پوری خود اعتمادی کے ساتھ روشنی ڈالی، اور اس بات پر اپنے محکم عزم کا اظہار کیا کہ انشاء اللہ اسلامی تعلیمات کے دائرے میں رہتے ہوئے بینکاری کا ایسا نمونہ پیش کریں گے جو خالص معاشی نقطۂ نظر سے بھی زیادہ مفید اور نتیجہ خیز ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ مختلف ملکوں میں متعدد غیر سودی بینکوں کے قیام نے یہ بات آشکارا کر دی ہے کہ سُود کے بغیر بینک کا تصوّر محض ایک نظریہ اور فلسفہ نہیں رہا بلکہ اب عملی پیکر اختیار کر چکا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ یہ بینک دنیا کے صدیوں سے چلے ہوئے نظام کے مقابلے میں ایک ایسا نیا تجربہ کر رہے ہیں جس کو بینکوں کی عام برادری سے تعاون نہیں مل سکتا، اس لئے ان کو متعدد عملی مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ابھی شرعی اور فقہی نقطۂ نظر سے بھی ان کے طریقِ کار میں کچھ خامیاں ہوں، لیکن خوش آیند بات یہ ہے کہ ان بینکوں کے تمام سربراہ دو باتوں پر پوری طرح متفق ہیں۔ ایک یہ کہ وہ عملی پیچیدگیوں سے ڈر کر ہار بیٹھنے کے بجائے ان پیچیدگیوں کو اپنی محنت، عزم اور جہد و جہد کے دُور کرنے کا عزمِ صمیم رکھتے ہیں اور دوسرے یہ کہ وہ اپنی ہر اسکیم میں جس طرح اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ وہ عملاً کامیاب ہو، اسی طرح ان کی کوشش یہ ہے کہ حتی الامکان وہ شرعی قواعد کے پوری طرح مطابق ہو، اور جہاں جہاں فقہی نقطۂ نظر سے خامیاں ہیں، وہاں کھلے دل سے ان خامیوں کو دُور کرنے کے لئے تیار ہیں۔

یہ ایک خوش آیند ابتداء ہے، اور اگر یہ کام اسی لگن اور جذبے کے ساتھ جاری رہا تو انشاء اللہ اس کے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوں گے۔ اس وقت سُودی بینکاری کے سمندر میں ان چند بینکوں کی حیثیت بظاہر چند بینکوں سے زیادہ نہیں لیکن اس اقدام کا اثر فضا پر یہ پڑا ہے کہ اُن مسلم ملکوں میں بھی غیر سُودی بینکاری کا آوازہ بلند ہو رہا ہے، جن کا نظام حکومت سراسر لادینی ہے۔ چنانچہ ترکی جیسے ملک میں بھی سرکاری سطح پر غیر سودی بینکوں کے قیام کی اجازت دے دی گئی ہے اور سوڈان میں تو یہ بات یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ سود بذریعۂ عدالت قابلِ نفاذ نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ مسلم ممالک کو مزید ہمت اور توفیق عطا فرمائے تو یہاں غیر سودی بینکوں کی ایسی مستحکم برادری وجود میں آ سکتی ہے۔ جو نہ صرف یہ کہ سُودی بینکوں سے آنکھیں چار کر سکے، بلکہ ان کے لئے ایک قابلِ تقلید مثال بن جائے۔

اس محفلِ مذاکرہ کے افتتاحی اجلاس کی صدارت صدرِ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے فرمائی اور اپنے صدارتی خطاب میں جو ایمان افروز باتیں کہیں وہ بلاشبہ پاکستان کے ہر مسلمان کے دل کی آواز ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ عالم اسلام میں نفاذِ شریعت کے لئے بنیادی طور پر جس چیز کی ضرورت ہے

وہ دلوں میں ایمان و یقین کی قوت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی ذات پر اور اس کی قدرت و رحمتِ کاملہ پر ٹھیک ٹھیک ایمان ہو تو نفاذِ شریعت کے راستے کی ہر مشکل پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

انہوں نے مثال پیش کی کہ جب ہم نے پاکستان میں شراب پر پابندی عائد کی تو ایک عرصے تک پی آئی اے کی غیر ملکی پروازوں میں شراب کی فروخت کا سلسلہ جاری رہا۔ جب ہم نے ان پروازوں میں بھی شراب کی فروخت بند کرنے کا ارادہ کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ اس سے پی آئی اے کو لاکھوں روپے کا نقصان ہوگا۔ اور غیر ملکی پروازیں خسارے میں چلیں گی، لیکن ہم نے ایک دینی فریضہ سمجھ کر اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر پی آئی اے میں شراب کی فروخت پر پابندی عائد کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ اب بحمد اللہ ان پروازوں میں نقصان کے بجائے نفع ہو رہا ہے۔

جنابِ صدر نے فرمایا کہ سود کے خاتمے کے لئے ہماری سب سے پہلی ضرورت اس بات پر مستحکم ایمان ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے حرام قرار دیا ہے، وہ ہمارے لئے ناگزیر نہیں ہو سکتی، جب ہم اس ایمان کے ساتھ کام کریں گے تو انشاء اللہ اس راستے کی تمام رکاوٹیں دور ہوں گی، اور ہم منزلِ مراد تک پہنچ کر رہیں گے۔

جنابِ صدر کے یہ خیالات بڑے پاکیزہ، بڑے ایمان افروز اور انتہائی سلامتِ فکر پر مبنی ہیں۔ اور انہی خیالات کے ساتھ اُن کا یہ اعلان بھی قابلِ ذکر ہے کہ حکومت اس بات کی پوری کوشش کر رہی ہے کہ ملک سے جلد از جلد سود کا مکمل خاتمہ کر دیا جائے۔

جنابِ صدر کے ان خیالات اور اعلانات کی پوری قدردانی کے باوجود ہمیں ان سے یہ دردمندانہ گذارش کرنی ہے کہ سود کے خاتمے کے سلسلے میں سرکاری سطح پر جو کچھ اس وقت عملاً ہو رہا ہے، اُس میں ان خیالات اور اعلانات کی کوئی جھلک کم از کم ہم جیسے عام آدمی کو نظر نہیں آتی۔ اور اس بنا پر معاندین کی بات تو الگ ہے، لیکن موجودہ حکومت کے ہمدرد اور بہی خواہ افراد بھی یہ باور کرنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں کہ کام کی اس رفتار کے ساتھ جلد از جلد "خاتمہ" سود کا خواب واقعۃً شرمندۂ تعبیر ہو سکے۔

اس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ آج سے تین سال پہلے تک جن مالیاتی اداروں کو سود سے پاک کر دیا گیا تھا گذشتہ تین سال کے دوران اُن کی تعداد میں کوئی اضافہ نہیں ہوا، اس کے برعکس ہر سال نئی نئی سودی اسکیمیں منظرِ عام پر آ رہی ہیں۔ بینکوں میں جو نام نہاد "غیر سودی کاؤنٹرز" کھولے گئے ہیں، اُن کے طریقِ کار کے بارے میں ہم بارہا ان صفحات میں عرض کر چکے ہیں کہ وہ درحقیقت سود ہی کی ایک بدلی ہوئی صورت ہے اور شرعی اعتبار سے ان میں اور عام سودی کاؤنٹرز میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ اب تک ان کاؤنٹروں کو صحیح معنیٰ میں سود سے پاک کر کے شرعی قواعد کے تحت لانے کی بھی کوشش نہیں ہوئی۔ ہم بار بار یہ تجویز پیش کر چکے ہیں کہ کم از کم ان نام نہاد غیر سودی کاؤنٹروں، کا طریقِ کار صحیح کرنے کے لئے وزارتِ خزانہ اور اسلامی نظریاتی کونسل کا ایک مشترک اجلاس منعقد کر کے متعلقہ عملی مسائل کا جائزہ لے لیا جائے، باہمی گفت و شنید کے نتیجے میں انشاء اللہ ایسا طریقِ کار طے ہو سکے گا جو شریعت کے تقاضوں کے مطابق ہو۔ لیکن ابھی تک اس قسم کی کوئی مشترک نشست بھی نہیں رکھی جا سکی۔ خلاصہ یہ کہ بحالاتِ موجودہ معیشت کو سود سے پاک کرنے کے سلسلے میں سرکاری سطح پر ایک جمود واضح طور پر نظر آتا ہے، اور کم از کم ہمیں کوئی ایسی حرکت نظر نہیں آتی جس کی بنا پر یہ کہا جا سکے کہ ملک تدریجاً ہی سہی، غیر سودی نظامِ معیشت کی طرف گامزن ہے۔

جنابِ صدر نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ سود کے خاتمے کے لئے ہماری بنیادی ضرورت ایمان و یقین کے استحکام کی ہے۔ مغرب کے مادّی نظامِ زندگی کے تحت پرورش پائے ہوئے دماغ ہمیشہ ڈراؤنے اعداد و شمار پیش کر کے خوف دلاتے رہیں گے، لیکن اگر اس بات پر ہمارا ایمان مستحکم ہے کہ اللہ کا ہر حکم ہر قیمت پر واجب التعمیل ہے اور وہ اپنے احکام پر عمل

کرنے والوں کو بلاوجہ پریشان نہیں کرے گا تو عملی تجربہ یقیناً ان ڈراؤنے خوابوں کی تردید کر دے گا۔ جناب صدر نے پی آئی اے کی مثال بالکل صحیح دی ہے۔ اگر حکومت اس وقت ان اعداد و شمار سے مرعوب ہو کر اپنے فیصلے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کرتی تو آج ہم اپنی پروازوں کے دوران شراب نوشی کی لعنت سے چھٹکارا حاصل نہ کر پاتے، لیکن جب اللہ پر بھروسہ کر کے اس لعنت کو ختم کرنے کا عزم کر لیا گیا تو دنیا نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالےٰ کی مدد کس طرح آتی ہے۔

سود کے معاملے میں بھی جب تک اسی ایمان و یقین اور اسی جذبۂ اطاعتِ خداوندی سے کام نہیں لیا جائے گا سرمایہ دارانہ نظام کا یہ عفریت ہماری معیشت کو اپنے خونخوار پنجوں سے آزاد نہیں کرے گا۔ پچھلے دنوں سوڈان کی کابینہ کے ایک اہم رکن ڈاکٹر حسن الترابی پاکستان آئے تھے، انہوں نے خود مجھے بتایا کہ سوڈان میں یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ بینک اگر سودی کاروبار کرتے ہیں تو وہ اپنی ذمہ داری پر ایسا کریں۔ آئندہ عدالت کے ذریعہ سود کی کوئی ڈگری نہیں دی جائے گی۔ اس اعلان کو اب ایک مدت گزر چکی ہے لیکن وہاں اس اعلان کی وجہ سے ملکی معیشت پر کوئی آسمان نہیں ٹوٹ پڑا۔ اگر سوڈان یہ ہمت کر سکتا ہے تو پاکستان — جس کی بنیاد ہی اسلام کے نام پر اٹھی ہے یہ حوصلہ کیوں نہیں کر سکتا؟

ان تمام گزارشات کا مقصد اعتراض برائے اعتراض نہیں، بلکہ پوری دردمندی اور دلسوزی کے ساتھ حکومت کو اس بات کی طرف متوجہ کرنا ہے کہ اقتدار و اختیار اللہ تعالےٰ کی بہت بڑی امانت ہے، یہ امانت ہمیشہ کسی ایک ہاتھ میں نہیں رہتی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو نفاذِ شریعت کا ایک زرّیں موقع عطا فرمایا ہے، اور اس کے لئے ایک طویل مہلت دی ہے اگر آپ اسی مہلت کو صحیح استعمال کر کے کم از کم سود جیسے بڑے بڑے منکرات سے قوم کو نجات دلانے میں کامیاب ہو جائیں تو یہ دنیا و آخرت میں آپ کے لئے سرخروئی کا باعث ہوگا اور یہ قوم جس کی بھاری اکثریت دل سے اسلامی احکام کے تحت زندگی گزارنا چاہتی ہے، آپ کو دعائیں دے گی، لیکن اگر خدانخواستہ آپ اس مہلت کو صحیح استعمال نہ کر سکے تو دنیا و آخرت میں اس کی جواب دہی بھی بڑی سنگین ہے۔ لہٰذا خدا کے لئے مزید وقت ضائع کئے بغیر سود کی لعنت سے قوم کو نجات دلانے کے لئے پوری سنجیدگی کے ساتھ عملی قدم اٹھائیے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ کی مدد آپ کے ساتھ ہوگی۔ قرآن کریم نے سود کو "اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ جنگ" کے مرادف قرار دیا ہے۔ اور جب تک ہم اس "جنگ" سے صدقِ دل کے ساتھ توبہ نہیں کریں گے اس وقت تک اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کے سزاوار کیسے ہو سکتے ہیں؟ اور اگر ہم ایک مرتبہ سچے دل سے تہیہ کر لیں کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اس باغیانہ جنگ کو ہر قیمت پر ختم کر کے دم لیں گے، تو پھر باری تعالےٰ کی طرف سے بشارت یہ ہے کہ:-

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (الاعراف ۹۶)

• اور اگر وہ ایمان لائیں اور تقویٰ اختیار کریں تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیں گے۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان و یقین کی اس دولت سے مالا مال فرمائے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے احکام کے راستے میں حائل ہونے والی ہر رکاوٹ کو اس کے ذریعے کچل سکیں اور اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اللہ تعالےٰ کے احکام پر عمل کر کے اس کے اسبابِ غضب کو دور اور اس کی رحمتوں اور برکتوں کو متوجہ کر سکیں۔ آمین۔

وَمَا علینا اِلَّا البلاغ ("البلاغ" کراچی)

... اللہ ملک ایڈووکیٹ گجرات

نظامِ زکوٰۃ و عُشر کے نفاذ میں ایک تاریخی غلطی

زکوٰۃ کی اہمیت قرآن کریم کی روشنی میں

قرآن حکیم میں اہل ایمان کو مخاطب کر کے صلوٰۃ کے قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم اس تاکید اس اہتمام اور اس کثرت سے دیا گیا ہے کہ انسانی زندگی کے کسی سلسلے میں کسی کام کا حکم اس طرح نہیں دیا گیا۔ پھر اس حکم کے لئے مختلف اسلوب اختیار کئے گئے ہیں جن کا کچھ اجمالی سا خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ اہل ایمان کو خطاب کر کے صلوٰۃ و زکوٰۃ کا حکم: ۲/۴۳، ۲/۸۳، ۲/۱۱۰، ۴/۷۷، ۲۲/۷۸، ۲۴/۵۶، ۳۳/۳۳، ۵۸/۱۳، ۷۳/۲۰ اور ۹۸/۵۔ اوپر سورت کا نمبر ہے، نیچے آیت کا نمبر ہے۔

۲۔ زکوٰۃ کو ایمان کی شرط اور علامت کے طور پر بیان کیا گیا۔ ۲/۲۷۷، ۵/۵۵، ۷/۱۵۶، ۹/۵، ۹/۱۸، ۹/۷۱، ۱۹/۳۱، ۲۲/۷۸، ۲۳/۴، ۲۷/۳، ۳۱/۴، ۴۱/۷۔

۳۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کو معیت باری کے لئے شرط ٹھہرایا۔ ۵/۱۲

۴۔ زکوٰۃ کو رحمت کی شرط قرار دیا۔ ۷/۱۵۶

۵۔ زکوٰۃ کو ہدایت کی شرط قرار دیا۔ ۳۱/۴

۶۔ صلوٰۃ و زکوٰۃ کی پابندی کے لئے لاخوف علیہم ولا ھم یحزنون کی بشارت سنائی۔ ۲/۲۷۷

۷۔ زکوٰۃ و صلوٰۃ کو کافر اور مومن کے درمیان امتیازی نشان اور شرط قرار دیا۔ ۹/۱۱، ۱۹/۵۵

۸۔ زکوٰۃ کی خصوصی فضیلت بیان فرمائی۔ ۳۰/۳۹

۹۔ مسلمان حکمران کے فرائض میں سرِفہرست صلوٰۃ و زکوٰۃ کے قیام کو رکھا۔ ۲۲/۴۱

۱۰۔ زکوٰۃ کے منکر کو مشرک اور کافر قرار دیا۔ ۴۱/۷

ان آیات کے عنوان کے علاوہ انفاق اور صدقہ کے عنوان کے تحت ۳۵ آیتیں قرآن مجید میں ملتی ہیں جن سے مراد کہیں تو صاف طور پر زکوٰۃ ہے اور کہیں صدقات نافلہ ہیں۔

۱۱۔ عُشر جو اجناس کی زکوٰۃ ہے، اس کے لئے صاف حکم: ۲/۲۶۷، ۶/۱۴۱۔

۱۲۔ زکوٰۃ کا حکم اگلی شریعتوں میں ۲۱/۷۳، ۱۹/۳۱، ۵/۱۲۔ ان آیات کا بغور مطالعہ کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسلامی نظام اور دینِ اسلام میں زکوٰۃ کی اہمیت اور حیثیت کس درجہ کی ہے۔

حدیث نبوی اور زکوٰۃ

دین کی دعوت کے دو حصے ہیں، ایک ایمان و یقین دوسرا عمل صالح۔ ایمان کی دعوت کے بعد اعمال میں سرِفہرست صلوٰۃ و زکوٰۃ آتے ہیں۔ چنانچہ سنہ ۹ھ یا سنہ ۱۰ھ میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو ہدایت فرمائی۔

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ معاذاً الی الیمن فَقَالَ اِنَّکَ تَاْتِیْ قَوْمًا اَھْلَ کِتَابٍ فَادْعُھُمْ اِلٰی شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْھِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِھِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِھِمْ الخ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا "تم وہاں ایک

صاحب کتاب قوم کے پاس پہنچو گے تو سب سے پہلے ان کو اس بات
کی دعوت دینا کہ وہ شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے
لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ پھر اگر وہ تمہاری
بات مان لیں تو ان کو بتلائیو کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ
نمازیں فرض کی ہیں۔ پھر اگر وہ اسے بھی مان لیں تو ان کو بتلائیو کہ
اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو انہی میں کے مالداروں سے وصول
کی جائے گی اور انہی میں کے فقراء کو دے دی جائے گی۔"

اس حدیث سے کئی امور ثابت ہوئے۔

(ا) مسلمان کے اعمال میں اہمیت کے ترتیب کے لحاظ سے
دوسرے نمبر پر زکوٰۃ ہے۔

(ب) زکوٰۃ مسلمان پر فرض ہے غیر مسلم پر نہیں۔

(ج) مسلمان حکمران کی ڈیوٹی ہے کہ مسلمانوں سے زکوٰۃ کے
وصولی کا سرکاری طور پر اہتمام کرے۔

(د) زکوٰۃ کی رقم جس طرح مسلمان سے وصول کی جائے گی اسی طرح
صرف مسلمان کو ہی دی جائے۔ زکوٰۃ کی رقم غیر مسلم کو دینے سے زکوٰۃ
کا فرض ادا نہیں ہوگا۔ یہ بھی مسلمان حکمران کی ڈیوٹی میں شامل ہے۔

(ہ) یہ واقعہ ۹ھ یا ۱۰ھ کا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے
کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوی زندگی کے آخر تک
زکوٰۃ کے نظام کو قائم کرنا دین کے اہم ارکان میں شمار کیا۔

حدیث کی کوئی کتاب اٹھا کر دیکھئے ہر کتاب میں کتاب الزکوٰۃ
کے عنوان سے مستقل باب باندھ کر احادیث ملیں گی، جن میں کہیں
زکوٰۃ کی اہمیت، کہیں فضیلت، کہیں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے
لئے وعید، کہیں زکوٰۃ کے احکام کی تفصیل ملے گی۔ اگر ان سارے
احادیث کو جمع کیا جائے تو یہ ایک مستقل کتاب بن جائے گی۔
اس لئے ان چند احادیث پر اکتفا کیا گیا ہے۔

۲۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لیے وعید

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مَنْ اٰتَاہُ اللہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ
مُثِّلَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ
یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثُمَّ یَأْخُذُ بِلِھْزِمَتَیْہِ یَعْنِیْ
بِشِدْقَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ
ثُمَّ تَلَا وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الخ (بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کو اللہ تعالےٰ نے دولت عطا فرمائی
ہو پھر اس نے اس مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو وہ مال قیامت کے
دن اس آدمی کے سامنے ایسے زہریلے ناگ کی شکل میں آئے گا جس کے
انتہائی زہریلے پن کی وجہ سے اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہوں
اور اس کی آنکھوں کے اوپر دو سفید نقطے ہوں گے (جو انتہائی
زہریلے پن کی علامت ہے) پھر وہ سانپ اس زکوٰۃ ادا نہ کرنے
والے بخیل کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا۔ پھر وہ اس کی دونوں
باچھیں پکڑے گا اور کاٹے گا اور اسے کہے گا: میں تیری دولت
ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید
کی آیت ولا یحسبن الخ پڑھی۔

آیت آل عمران کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے "اور گمان نہ
کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس مال و دولت میں جو اللہ نے اپنے
فضل و کرم سے ان کو دیا ہے (اور اس کی زکوٰۃ نہیں دیتے) کہ وہ
مال و دولت ان کے حق میں بہتر ہے حالانکہ انجام کے لحاظ سے وہ
ان کے لئے بدتر اور شر ہے۔ قیامت کے دن یہ دولت ان کے گلے
میں طوق بنا کے ڈالی جائے گی جس میں انہوں نے بخل کیا اور اس کی
زکوٰۃ ادا نہیں کی"

اللہ و رسولؐ کا اصول دعوت یہ ہے کہ نیکی کے انعام اور
برائی کے عذاب کو آخرت کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں۔ جس
میں حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ مومن کی نگاہ ہمیشہ کام کے انجام پر
ہونی چاہیئے اور حقیقی انجام کا اظہار آخرت میں ہوگا۔ لہٰذا مومن
کی توجہ کا مرکز مقصد کے اعتبار سے آخرت ہو اور ذریعے کے لحاظ
سے دنیا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان کے عمل کا اس کی دنیوی
زندگی پر کوئی اثر نہیں پڑتا بلکہ اس سے مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ

نیک یا برے کام کا اثر جو انسان کی دنیوی زندگی پر پڑتا ہے وہ خود مشاہدے اور تجربے میں آجاتا ہے لہٰذا اس کے بتانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

ایک مرتبہ نبی کریمؐ نے دو عورتوں کے ہاتھ میں سونے کے کنگن دیکھے تو آپ نے پوچھا۔ ان کی زکوٰۃ دیتی ہو یا نہیں؟ انہوں نے جواباً عرض کیا، نہیں جب پر آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ پسند ہے کہ اس کے بدلے میں تم کو آگ کے کنگن پہنائے جائیں۔ انہوں نے کہا، نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تو اس کی زکوٰۃ دیا کرو۔ (ترمذی)

حضور اکرمؐ نے فرمایا "بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ" الحدیث۔ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر ہے۔ جن میں سے ایک زکوٰۃ ہے۔ اور ایک رکن کم ہو جائے تو اسلام ختم کیونکہ قانون یہ ہے کہ جزو کی نفی سے کل کی نفی ہوتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ زکوٰۃ کا انکار صرف ایک رکن کا انکار نہیں بلکہ اسلام سے ہی انکار ہے۔ اسی اصول کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو اخروی انجام کے متعلق آگاہ فرمایا ہے جس سے ظاہر ہے کہ جو مال انسان کی آخرت برباد کرے گا وہ دنیوی زندگی میں کب سکون و اطمینان کی فضا پیدا کر سکتا ہے۔

عُشر کے متعلق

مؤطا امام مالکؒ میں قرآن کی ایک آیت متعلقہ عُشر ۱-۲-۲۶۷ مما اخرجنا لکم من الارض کی تشریح یوں ملتی ہے کہ ہر قسم کے غلے جن کو لوگ کھاتے یا رکھ چھوڑتے ہیں۔ اگر بارش یا چشمے کے پانی سے یا خود بخود پیدا ہوتے ہوں تو ان میں دسواں حصہ ہے اور اگر کنوؤں سے پانی دیا گیا ہو تو بیسواں حصہ ہے۔ جن غلوں پر زکوٰۃ واجب ہے وہ یہ ہیں۔ گیہوں۔ جو، جوار، چنا، چاول مسور، ماش، لوبیا، تل وغیرہ اور جو غلہ ان کے مشابہ ہوں۔ ان غلوں سے جو کھائے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ کٹ کر تیار ہو جائیں تو ان میں زکوٰۃ ہے

زکوٰۃ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ

قرآن کریم میں اس کثرت سے جو حکم دیا گیا ہے جس کی تفصیل گذشتہ اوراق میں دی گئی ہے۔ اس حکم کی تکمیل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رویہ کیا ہونا چاہئے کسی سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ احادیث کے ذخیرے سے اور تاریخ کے سرمایہ سے بڑی تفصیل سے واقعات ملتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں مسلمانوں کی برتری اور ان کی حاکمانہ حیثیت جب منوالی تو اجتماعی نظام کو معیاری بنانے کے لئے آپؐ نے زندگی کے ہر شعبے میں عملی نمونہ پیش کیا حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کو قیامت تک پیدا ہونے والے ہر مسلمان کے لئے اُسوۂ حسنہ قرار دیا۔

زکوٰۃ کے سلسلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف تفصیلی ہدایات دیں بلکہ عملاً اس نظام کو نافذ فرمایا جابجا زکوٰۃ کے لئے عامل مقرر فرمائے۔ ان کو زکوٰۃ کی وصولی کے متعلق تفصیلی ہدایات دیتے رہے۔ حضرت معاذ کے متعلق حضرت ابن عباسؓ کی روایت کردہ حدیث بیان کی جا چکی ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے آخری ایام تک اس کو قائم رکھا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسلامی حکومت کی آمدنی کی مدات عملاً یہ تھیں۔

(۱) مالِ غنیمت (۲) مالِ فئی (۳) زکوٰۃ (۴) عُشر

مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی اخراجات، اہل قرابت کے اخراجات اور یتیموں مسکینوں کے لئے الگ کر لیا جاتا تھا۔ جس کا تعین اللہ تعالےٰ نے خود فرما دیا۔ اس لئے پانچویں حصے کو خُمس کہتے ہیں۔ اس خُمس کا تعلق مالِ غنیمت کے علاوہ رکاز سے بھی ہے۔ رکاز سے مراد وہ سونا چاندی وغیرہ معدنیات ہیں جو زمین سے برآمد ہوں۔

خُمس کے مصارف

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

از شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق صاحب ۔ سرگودھا

(قسط ۔ آخری)

مسئلہ مزارعت کی تحقیق

کتاب و سُنّت کی روشنی میں

انسانی حاجت کا تقاضا

غور و فکر کے بعد یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ انسانی حاجت اور ضرورت کے پیش نظر مزارعت جائز ہو۔ وجہ یہ ہے کہ اراضی کے مالک سب کے سب زراعت پیشہ نہیں ہوتے اور نہ ان میں کاشتکاری کی قدرت ہوتی ہے۔ اگر اراضی کو خالی چھوڑا جائے تو ان کی معیشت بُری طرح متأثر ہوتی ہے۔ بعض ایسے لوگ ہیں کہ ان کی اپنی کوئی اراضی نہیں لیکن زراعت کے سوا دوسرا پیشہ نہیں جانتے۔ اور وہ کاشت کاری کے طلب گار ہوتے ہیں۔ اگر مزارعت کو ناجائز تصور کیا جائے تو اس صورت میں مالک اور مزارع دونوں کی معیشت تباہ کن حالات سے دوچار ہوگی۔ اس لئے انسانی حاجت کا تقاضا ہے کہ مزارعت کے جواز کو مستحسن نظر سے دیکھا جائے۔

مزارعت کے مسائل کا تفصیلی جائزہ

مزارعت کے جواز اور عدم جواز کے دلائل اور ان کی تردید کے بعد مزارعت کے ان مسائل کا تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے۔ جو اس سے متعلق ہیں۔

بیج

مزارعت میں بیج مالک کا ہوگا یا مزارع کا ؟ اس بارے میں امام احمدؒ سے دو قول مروی ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ بیج مالک کی طرف سے ہوگا۔ ابن سیرینؒ، امام شافعیؒ، اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ ان ائمہ نے مزارعت کو مضاربت پر قیاس کیا ہے۔ ابن سیرینؒ نے کہا ہے نَمَا صَلَحَ فِیْ مَالِ الْمُضَارَبَۃِ صَلَحَ فِی الْاَرْضِ وَمَا لَمْ یَصْلُحْ فِی الْمُضَارَبَۃِ لَمْ یَصْلُحْ فِی الْاَرْضِ.

یعنی " مضاربت کے مال میں جو درست ہے زمین میں بھی وہی درست ہے۔ جو مضاربت کے مال میں درست نہیں زمین میں بھی درست نہیں " مضاربت میں مال ایک کا ہوتا ہے۔ دوسرے کے ذمے عمل۔ اسی طرح مالک کا بیج ہوگا اور کاشتکار کی محنت۔

امام احمدؒ سے دوسری روایت یہ ہے کہ مزارع کی طرف سے بیج ہو تو اس صورت میں بھی مزارعت جائز ہے جیسا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین اور باغات دیتے وقت یہود کو فرمایا تھا۔ اَنْ یَّعْمَلُوْھَا مِنْ اَمْوَالِھِمْ کہ تم نے مزارعت اور مساقات کا فریضہ اپنے مالوں سے ادا کرنا ہوگا۔ پیداوار کا نصف حصہ ہمارا ہوگا۔

بیج کے ذکر کے بغیر مزارعت کا معاملہ مالک اور مزارع کے درمیان طے پا جائے تو اس حدیث میں مالک اور مزارع دونوں میں سے جو بیج دے دے تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت عمرؓ سے ایسا ہی مروی ہے۔ امام ابو یوسفؒ اور اہل حدیث میں سے ایک جماعت کا یہی قول ہے۔ اور وہ راجح ہے حضرت سعدؓ، ابن مسعودؓ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ بیج مزارع کی طرف سے ہونا چاہیئے۔ غالباً ان کے اس قول سے مراد جواز ہوگا، جیسا کہ حضرت عمرؓ کا قول ہے کہ مزارع بیج دے تو جائز ہے۔

صحیح قول

اس بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ بیج اور آلات مزارعت مالک کی طرف سے ہوں یا مزارع

کی طرف سے ۔ دونوں طرح جائز ہے ۔ جب کہ مالک اور مزارع کا حصہ طے ہو جائے ۔ شرط یہ ہے کہ ان میں سے تجویز کردہ کوئی صورت اسلامی اصولوں سے ٹکراتی نہ ہو ۔ حضرت عمر رضؓ نے اہل نجران ، اہل فدک ، اہل خیبر کو جلاوطن کیا ، تو اپنی طرف سے یعلی بن امیہ کو عامل مقرر کیا ۔ انہوں نے مذکورہ علاقے کے باشندوں کو باغات اس شرط پر دیئے کہ پیداوار میں دو تہائی حصہ عمر رضؓ کے لئے اور ایک حصہ تمہارے لئے ہے ۔ اور خالی زمین ان کو اس شرط پر دی کہ بیج ، آلات زراعت وغیرہ عمر رضؓ کی طرف سے ہوں تو وہ پیداوار کے دو حصے لیں گے اور ایک حصہ ان کا ہوگا ۔ اور بیج وغیرہ ان کا ہوگا تو پیداوار عمر رضؓ اور ان کے مابین بحصہ برابر تقسیم ہوگی ۔

اس قصے کو نقل کرکے ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت عمر رضؓ ہیں اور یعلی بن امیہ ان کے عامل ہیں ۔ انہوں نے اپنی خلافت میں ہر دو باتوں کی تجویز پر عمل کیا ہے ۔ یعنی بیج وغیرہ مالک کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے اور مزارع کی طرف سے بھی ۔ حضرت علی رضؓ کا بھی یہی قول ہے ۔ (فتاویٰ ابن تیمیہؒ جلد ۲۹ ص ۱۲۲)

ہمارے نزدیک ان کی تین صورتیں ممکن ہیں ۔

۱ ۔ بیج اور آلات زراعت مالک کی طرف سے ہوں ۔
۲ ۔ بیج اور آلات زراعت مزارع کی طرف سے ہوں ۔
۳ ۔ بیج اور آلات زراعت مالک اور مزارع کے مشترکہ ہوں ۔

ان تینوں میں جونسی صورت باہمی رضامندی سے اختیار کرلی جائے ، وہ جائز ہے ۔

شجری زمین

اگر زمین میں پھل دار درخت ہیں اور وہ بہت کم ہیں تو ایسی زمین کو مزارعت پر لینے کے لئے پھلوں کے بارے میں مالک سے شرط کرنے کی ضرورت نہیں ، وہ مزارع کے لئے ہیں ۔ یہ قول امام شافعیؒ اور ابن منذر کا ہے ۔ امام مالک نے کہا ہے ۔ اگر تہائی یا اس سے کم درخت ہیں تو وہ مزارعت کے تابع ہیں ۔ یعنی پھل مزارع کے لئے ہیں ۔ امام احمدؒ نے کہا ہے کہ پھل تہائی سے کم ہوں یا تہائی سے زیادہ تو معاملہ کرتے وقت شرط کے بغیر مزارع لینے کا مجاز نہیں ہے ۔

استثنائی شکل

مغنی ابن قدامہ میں ہے ۔ اگر بیج مالک اور مزارع کا مشترکہ ہے ۔ مالک نے یہ شرط لگالی ہے کہ تقسیم پیداوار سے پہلے میں اپنا بیج نکال لوں گا اور باقی پیداوار تقسیم ہوگی تو یہ صورت ناجائز ہے ۔ اگرچہ اس شرط کو مزارع نے تسلیم ہی کرلیا ہو ۔ یہ اس لئے منع ہے کہ مالک نے ایک معلوم وزن اپنے لئے مستثنیٰ کرلیا ہے ۔

احناف کا نقطۂ نظر

ہدایہ میں مزارعت کی چار صورتیں بیان کی گئی ہیں ۔

۱ ۔ زمین اور بیج مالک کا ہو ۔ بیل اور عمل مزارع کا ۔
۲ ۔ زمین مالک کی ہو ۔ بیل اور بیج اور عمل مزارع کا ۔
۳ ۔ زمین ، بیج اور بیل مالک کے ہوں ۔ عمل صرف مزارع کا ہو ۔
۴ ۔ زمین ، بیل مالک کے ہوں اور عمل مزارع کا ہو ۔

احناف کے نزدیک چوتھی صورت فاسد ہے ۔ مگر امام ابو یوسفؒ کے نزدیک یہ بھی جائز ہے ۔

ٹھیکہ

سونے چاندی اور جو اشیاء ثمن بننے کی صلاحیت رکھتی ہیں ، ان کے عوض میں زمین کو ٹھیکہ پر دینا جائز ہے ۔

طعام

اگر معاوضہ طعام ہے تو اس کی تین صورتیں ہیں ۔

۱ ۔ معاوضہ ایسا طعام ہے جو ٹھیکہ پر دی جانے والی زمین کی پیداوار نہیں تو اس قسم کے طعام کے عوض ٹھیکہ جائز ہے ۔ امام احمدؒ نے اس کے جواز پر حسن بن ثوابہ کی روایت بیان کی ہے ۔ اکثر اہل علم کا یہ قول ہے کہ ان میں جن کا شمار ہوتا ہے وہ یہ ہیں ۔ سعید بن جبیرؒ ، عکرمہؒ ، نخعیؒ ، امام شافعیؒ ۔ ابو ثورؒ ، اصحاب الرائے امام مالکؒ ٹھیکہ کی اس صورت کو جائز قرار نہیں دیتے ۔ حتیٰ کہ ان کی رائے ہے ۔ دودھ اور شہد کے عوض میں زمین کو ٹھیکہ

پر دینا جائز نہیں۔

۲۔ معاوضہ ایسا طعام ہے جو ٹھیکہ پر دی جانے والی زرعی زمین کی پیداوار ہے۔ ٹھیکہ کی اس صورت میں علماء کے دو قول ہیں۔ ایک ممانعت کا ہے اور دوسرا اباحت اور جواز کا۔ پہلا قول امام مالکؒ کا ہے۔ دوسرا قول امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا ہے۔

۳۔ اگر ٹھیکہ زمین کی پیداوار کے تہائی اور چوتھائی حصے پر لیا گیا ہے تو امام احمدؒ کے نزدیک یہ جائز ہے اور ان کے اکثر اصحاب کا یہی قول ہے۔ ابو الخطاب نے کہا کہ ٹھیکہ کی یہ صورت بھی ناجائز ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

مدتِ مزارعت

اگر مالک نے مزارعت کے لئے مدت مقرر کر دی ہے تو مدت گزرنے پر مزارعت کا معاہدہ ختم ہو جائے گا۔ اگر مدت مقرر نہیں کی اور یہ کہا ہے کہ مزارعت کا عمل اس وقت تک جاری رہے گا جب تک اللہ چاہے گا تو اس صورت میں مالک کی مرضی پر انحصار ہے، مگر مزارعت کے ایک دفعہ عمل پورا ہوئے بغیر مالک مزارع کو بے دخل کرنے کا مجاز نہیں اگر درمیان میں بے دخل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو مزارع کے ہرجانہ کا ذمہ دار مالک ہے۔

دو اہم باتیں

اس پوری بحث سے دو اہم باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

۱۔ مزارعت کے عمل کے ماسوا مالک مزارع سے کسی قسم کی خدمت لینے کا مجاز نہیں۔ ورنہ اس کی یہ خدمت ربا (سود) میں داخل ہو گی۔

۲۔ دوسری بات جو منظر عام پر آتی ہے وہ شخصی ملکیت ہے۔ اگر شخصی ملکیت نہ ہو تو شریعت کا مالک اور مزارع کے حقوق کی حد بندی کرنا بے معنی ہو جاتا ہے اور عشر کا مسئلہ بے حقیقت ہو کر رہ جاتا ہے۔ اسلام شخصی ملکیت کا قائل ہے۔ شرط یہ ہے کہ وہ ناجائز طریق سے حاصل نہ ہوئی ہو۔ اور نہ وہ بے کار پڑی ہو۔ اگر زمین ضرورت سے زیادہ ہے۔ اور وہ بے کار پڑی ہے۔ کسی اپنے مسلمان بھائی کو مزارعت یا بطور عطیہ کے نہیں دیتا تو حکومت ایسی زمین کو اپنی تحویل میں لے کر اس کو آباد کرنے کی مجاز ہے۔ جس طرح حضرت عمرؓ نے بلال بن حارث سے اس کی ضرورت سے زیادہ زمین کو اپنی تحویل میں لے لیا تھا۔ یہ وہ زمین ہے جو بلال بن حارث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا کی تھی۔

بقیہ :۔ نظام عشر و زکوٰۃ

زمانے میں خمس کے پانچ حصے کئے جاتے تھے۔ نبی کریمؐ کے لئے ایک حصہ، آپؐ کے اقربا جن کی کفالت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ تھی، کے لئے ایک حصہ، اور تین حصے یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہوتے تھے۔

محمد بن اسحاق نے سعید بن المسیّب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم علیہ التحیہ والسلام نے قرابتداروں کا حصہ بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب میں تقسیم کیا تھا۔

زکوٰۃ

نقدی، سونا چاندی اور مویشی پر سال میں ایک بار ۲½ فی صد کے حساب سے مسلمانوں سے وصول کی جاتی تھی۔

عشر

یہ پیداوار کی زکوٰۃ ہے جو مسلمانوں سے فصل اٹھانے پر بارانی زمین سے دسواں حصہ اور ندی یا کنوئیں کے پانی سے سینچی جانے والی زمین سے بیسواں حصہ وصول کیا جاتا تھا۔

زکوٰۃ اور عشر بنیادی طور پر ایک ہی قسم کی عبادت ہے۔ زکوٰۃ اور عشر وصول بھی مسلمانوں سے کی جاتی اور تقسیم بھی مسلمانوں میں کی جاتی تھی۔ غیر مسلم کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ نہیں ہوتی کیونکہ یہ حق ہی مسلمان محتاجوں کا ہے۔

درسِ قرآن و حدیث (۲)

مولانا عبدالنور راغب سلفی۔ بمبئی

نظرِ رحمت سے محروم افراد

۲۔ جھوٹی قسم کھا کر دوسروں کا مال لینے والا شخص

اسی طرح اللہ کی نظرِ رحمت سے محروم رہنے والا، اور جس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات بھی نہ کرے گا۔ وہ بدنصیب شخص ہے جو جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال چھین لے۔ بخاری و مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس سے کسی کا مال چھین لے تو اللہ تعالیٰ سے یہ جب ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوگا۔

حضرت اشعث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم قرآن کریم کی یہ آیت اِنَّ الَّذِیۡنَ یَشۡتَرُوۡنَ بِعَہۡدِ اللّٰہِ وَ اَیۡمَانِہِمۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ وَ لَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ وَ لَا یَنۡظُرُ اِلَیۡہِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَ لَا یُزَکِّیۡہِمۡ وَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ (آل عمران: ۷۷)

وہ بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے بات چیت کرے گا، نہ اُن کی طرف قیامت کے دن (نظرِ رحمت سے) دیکھے گا۔ نہ اُنہیں پاک کرے گا، اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہیں۔

میرے ہی سلسلے میں نازل ہوئی۔ معاملہ یہ ہوا کہ ایک یہودی کی اور میری شرکت میں ایک زمین تھی۔ اس نے میری زمین کا انکار کر دیا میں اسے خدمتِ نبوی میں لایا۔ حضور نے مجھ سے فرمایا۔ تیرے پاس کچھ ثبوت ہے۔ میں نے کہا، نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا۔ تو قسم کھالے۔ میں نے کہا۔ حضور یہ تو قسم کھائے گا۔ اور مال میرا لے جائے گا۔ بس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ یہ حدیث مسند احمد میں بھی ہے۔

صحیح بخاری اور ابن ابی حاتم میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنا سودا بازار میں رکھا اور قسم کھائی کہ وہ اتنا اتنا بھاؤ دیا جاتا تھا۔ تاکہ کوئی مسلمان اس میں پھنس جائے۔ اس کے بارے میں یہ آیت ان الذین یشترون الخ نازل ہوئی۔

ایک اور روایت مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ تین قسم کے لوگ ہیں۔ جن سے نہ تو اللہ تعالیٰ کلام کرے گا۔ اور نہ ان کی طرف قیامت کے دن نظرِ رحمت سے دیکھے گا۔ اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا۔ یہ لوگ کون ہیں یا رسول اللہ! یہ تو بڑے گھاٹے اور نقصان میں پڑے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہی فرمایا۔ پھر جواب دیا کہ:۔

(۱) ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا۔

(۲) جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والا۔

(۳) دے کر احسان جتانے والا۔

(یہ حدیث مسلم میں بھی ہے)

اسی سلسلے کی ایک اور روایت مسند احمد اور نسائی میں بھی ہے کہ کندہ قبیلے کے ایک شخص امرؤ القیس بن عامر کا جھگڑا ایک حضر موتی شخص سے زمین کے بارے میں تھا جو حضور کے سامنے پیش ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضر موتی اپنا ثبوت پیش کرے، اس کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اب کندی قسم کھالے، تو حضرمی کہنے لگا۔ یا رسول اللہ جب اس کی قسم پر ہی فیصلہ ٹھہرا تو رب کعبہ کی قسم یہ میری زمین لے جائے گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جھوٹی قسم سے کسی کا مال اپنا کرلے گا تو جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا، اللہ اس سے ناخوش ہوگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آل عمران کی یہ آیت (۷۷) ان الذین یشترون بعھد اللہ الی آخرہ تلاوت فرمائی تو امرؤ القیس نے کہا۔

یارسول اللہ! اگر کوئی چھوڑ دے تو اُسے کیا اجر ملے گا۔ آپ نے فرمایا۔ جنّت! تب کہنے لگا۔ یارسول اللہ گواہ رہیئے کہ میں نے وہ ساری زمین اس کے نام چھوڑی۔ بخاری اور مسلم میں یہ روایت ان الفاظ سے آئی ہے کہ جو شخص کسی کے مال پر جھوٹی قسم کھا کر قبضہ کرلے وہ اللہ تعالےٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ کوڑھی ہوگا۔ اور اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا۔ کندی نے یہ سن کر کہا کہ یہ زمین اسی کی ہے۔

اسی زمین سے متعلق ایک اور حدیث جس میں دو دیگر آدمیوں کا بھی تذکرہ ہے۔ مسند احمد اور ابوداؤد میں آئی ہے۔ وہ یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخصوں سے باری تعالےٰ قیامت والے دن نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھے گا۔ نہ اُنہیں پاک کرے گا۔ اور اُن کے لئے آخرت میں بڑے دردناک عذاب ہیں۔ ایک وہ شخص جس کے پاس بچا ہوا پانی ہے پھر وہ کسی مسافر کو نہیں دیتا۔ دوسرا وہ شخص جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال فروخت کرتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جو کسی مسلمان بادشاہ سے بیعت کرتا ہے۔ پس اگر وہ اسے مال دے تو پوری کرتا ہے اور اگر نہ دے تو بیعت پوری نہیں کرتا۔

اور سُنیئے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین آدمیوں سے اللہ تعالےٰ کلام نہیں کرے گا۔ ایک وہ شخص جو اپنا سامان بیچتا ہے اور خریدار دام لگاتا ہے تو وہ جھوٹی قسم کھا کر کہتا ہے کہ خدا کی قسم مجھ کو اس سے زیادہ ملتا ہے جتنا تم دام لگا رہے ہو۔ دوسرا وہ شخص ہے کہ عصر کے بعد جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال لے لے۔ تیسرا وہ شخص جو بچے ہوئے پانی کو پلانے سے روکے تو اس کے لئے اللہ قیامت کے دن فرمائے گا کہ تم نے اس بچے ہوئے پانی کو روکا جو تیرے ہاتھ نے نہیں پیدا کیا تھا۔ آج میں اپنی مہربانی کو تجھ سے روک لوں گا (بخاری ومسلم)

سنن ابی داؤد اور مسند احمد میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان بھائی کا مال بغیر حق کے لے لے، وہ خدا سے اس حال میں ملے گا کہ خدائے تعالےٰ اس سے سخت ناراض ہوگا۔

آخر میں اسی مضمون کے قریب ایک اور روایت سُنتے چلیئے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ اور گناہِ کبیرہ کے بعد جس سے خدا نے منع فرمایا ہے یہ ہے کہ بندہ اس حال میں مرکر خدا سے ملے کہ اس کے اُوپر قرض ہو۔ اور اس نے اتنا مال نہیں چھوڑا ہو جس سے اس کا قرض ادا ہوسکے۔

(احمد، ابوداؤد) (باقی)

درس حدیث

ص، ی

لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

(شعبان کی پندرہویں رات)

شب برات یعنی شعبان کی پندرہویں رات

اس مہینے کو ایک فضیلت یہ بھی حاصل ہے کہ اس کی پندرہویں رات کو اللہ تعالےٰ اپنے موحد بندوں پر خصوصی توجہ فرماتا ہے۔ اس سلسلے میں متعدد روایات آتی ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ "اللہ تعالےٰ اس رات پہلے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور موحد بندوں کی بہت بڑی اکثریت کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَنْزِلُ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِاَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ کَلْبٍ اخرجہ احمد والترمذی وابن ماجہ وذکر الترمذی عن البخاری انہ ضعفہ (لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف ص ۱۴۳) ایک اور روایت میں آپؐ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کی اس رات اپنے بندوں پر خصوصی توجہ ہوتی ہے۔ مغفرت طلب کرنے والوں کے گناہ معاف فرماتا ہے۔ رحمت کے طلبگاروں کو رحمت سے نوازتا ہے۔ البتہ کینہ پرور لوگوں کا معاملہ اس رات بھی وہ ملتوی رکھتا ہے"۔ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَطَّلِعُ عَلٰی عِبَادِہٖ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِیْنَ وَیَرْحَمُ الْمُسْتَرْحِمِیْنَ وَیُؤَخِّرُ اَھْلَ الْحِقْدِ کَمَا ھُمْ (الترغیب والترہیب۔ ج ۲، ص ۱۱۹)

آٹھ بدنصیب جو شب برات کی مغفرت خصوصی سے محروم رہتے ہیں

دوسری روایات کی رو سے کینہ پرور کے علاوہ حسب ذیل لوگوں کو بھی اس رات اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت و مغفرت سے کچھ حصہ نہیں ملتا۔

(۲) مشرک

(۳) قاتل

(۴) زانیہ عورت

(۵) تہبند، پاجامہ، شلوار، پتلون ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا

(۶) قطع رحمی کرنے والا

(۷) عادی شرابی

(۸) ماں باپ کا نافرمان (لطائف المعارف)

یہ آٹھ قسم کے بدنصیب ایسے ہیں جو اس رات بھی اللہ کی نظرِ رحمت اور عفو و مغفرت سے محروم رہتے ہیں حالانکہ یہ "شب برات" ہی اسی لیے کہلاتی ہے کہ اس میں اللہ تعالےٰ بکثرت اہل توحید گناہگاروں کو دوزخ کی آگ سے بری (آزاد) کرنے کا حکم صادر فرماتا ہے لیکن مذکورہ عیوب کے حامل پھر بھی محروم ہی رہتے ہیں اللھم لا تجعلنا منھم۔

روایات کا ضعف اور علماء کا فیصلہ

اس رات کے متعلق جتنی بھی روایات آتی ہیں جن میں سے بعض اوپر ذکر کی گئی ہیں گو ان سب میں ضعف ہے لیکن اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں کہ یہ روایات چونکہ مختلف طرق سے مروی ہیں اس لئے ان کی کچھ نہ کچھ اصل ضرور ہے اور کثرت کی وجہ سے یہ روایات حسن یا صحیح لغیرہ کے درجے تک پہنچ جاتی ہیں۔ اسی بنا پر وہ کہتے ہیں کہ یہ رات حسب ہمت و توفیق ذکر و عبادت اور نوافل و تلاوت میں گزارنی چاہئے تاہم صدقات و خیرات کا کوئی ثبوت نہیں۔

پندرہ شعبان کا روزہ ثابت نہیں

سنن ابن ماجہ میں حضرت علیؓ سے ایک روایت آتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَھَا وَصُوْمُوْا یَوْمَھَا۔ الحدیث۔ یعنی "شب برات میں رات کو عبادت کرو اور دن میں روزہ رکھو" اس روایت کی بنا پر بعض لوگ پندرہ شعبان کے روزے کے بھی قائل ہیں۔ لیکن محدثین کے نزدیک یہ روایت پایۂ اعتبار سے بالکل ساقط ہے۔ اس میں ایک راوی ابوبکر بن ابی سبرہ ہے جو متہم بالکذب بلکہ موضوع حدیثیں بنایا کرتا

تھا۔ اس لئے یہ روایت قطعاً قابلِ حجت نہیں۔ فلہذا پندرہ شعبان کا روزہ بھی ثابت نہیں! البتہ ایام بیض (یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ شعبان) کے روزے رکھے جاسکتے ہیں کیونکہ حدیث صحیح سے ہر مہینے کی ان تین تاریخوں میں روزہ رکھنا ثابت ہے اس میں شعبان کی کوئی تخصیص نہیں۔ ہر مہینے کے ایام بیض میں (بشمولِ ماہ شعبان) تین روزے رکھے جاسکتے ہیں اور رکھنے چاہئیں۔

حلوے مانڈے، آتش بازی اور غلط عقیدے

یہ تو ان چیزوں کا بیان ہوا جو احادیث سے ثابت ہیں مگر افسوس ہے کہ مسلمان یہ امورِ خیر (ذکر و عبادت، نوافل و تلاوت وغیرہ) تو نہیں کرتے البتہ اس روز حلوے مانڈے کا خوب اہتمام کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس روز مُردوں کی رُوحیں آتی ہیں حالانکہ یہ عقیدہ بالکل غلط ہے اسی طرح رات کو خوب آتش بازی کی جاتی ہے جو دین اور دنیا دونوں کی ... و بربادی کا باعث ہے بہرحال اس رات آتش بازی اور حلوہ پوری وغیرہ پکا کر ایصالِ ثواب کرنا یہ سب چیزیں بیکار رسمیں ہیں جن کا کوئی ثبوت شریعت مطہرہ میں نہیں ہے ہر مسلمان کو ان سے اجتناب کرنا چاہئے اور اپنے متعلقین کو بھی سمجھانا چاہئے تاکہ ان کے ذہنوں میں سنت ... و بدعت ... کا فرق واضح ہو۔

مسجد کی تعمیر میں تعاون کی اپیل

دس بارہ سال قبل موضع و ڈاکخانہ بھرماں باٹھ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں پندرہ سولہ مرلہ جگہ حاصل کر کے مسجد اہلحدیث کی بنیاد رکھی گئی تھی اور ایک کچا کمرہ بنا کر نمازوں اور درس و تدریس کا کام شروع کر دیا گیا تھا۔ مقامی جماعت کی کمزوری اور گاؤں میں اختلافی جھگڑوں کے باعث مسجد تعمیر نہ ہو سکی اب کچھ مخیر حضرات کے تعاون سے تعمیر کا کام شروع کیا گیا ہے۔ مقامی اور بیرونی احباب جماعت سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ بجری سیمنٹ سریا، اینٹ اور نقدی کی صورت میں ہم سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ترسیلِ زر کا پتہ:

۱۔ چوہدری محمد اکرم چیمہ امیر جمعیت اہلحدیث بھرماں باٹھ، ڈاکخانہ خاص تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔

۲۔ محمد مشتاق چیمہ خطیب جامع مسجد اہل حدیث دلونہ ڈاکخانہ باہکو تحصیل و ضلع گجرات

اکاؤنٹ نمبر ۵۹۲

حبیب بنک لمیٹڈ چک مرتضیٰ کوڈ ۱۱۰۳ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

سالانہ اہل حدیث کانفرنس ماموں کانجن کی قراردادیں

۱۔ پاکستان میں مکمل اسلامی دستور نافذ کیا جائے اس سلسلے میں دستور کے نفاذ کی ایک تاریخ مقرر کر دی جائے کیونکہ تدریجاً اور قسط وار تنفیذ سے صحیح نتائج برآمد نہیں ہوں گے۔

۲۔ جب سے مرزا طاہر قادیانیوں کا سربراہ بنا ہے قادیانیوں کی جارحانہ سرگرمیاں بہت تیز ہو گئی ہیں۔ ان کے خوفناک عزائم اب کوئی مخفی راز نہیں رہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کی جارحیت کا سدباب کیا جائے۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے پاسپورٹ میں غیر مسلم لکھا جائے۔ انہیں "احمدی" کی بجائے قانوناً مرزائی یا قادیانی کا نام استعمال کرنے کا پابند کیا جائے اور انہیں کلیدی اسامیوں سے برطرف کیا جائے۔

۳۔ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو فوراً تلاش کیا جائے۔ ان کا اغوا قادیانیت کی گہری سازش ہے۔ اس کی تفتیش میں مرزا طاہر کو شامل کیا جائے۔

۴۔ مولانا حکیم فیض عالم صدیقی، جن کو دن دیہاڑے جہلم کی جامع اہل حدیث میں دشمنانِ صحابہؓ نے گولی کا نشانہ بنا دیا تھا۔ ان کے قاتلوں کو فوراً گرفتار کر کے کیفرِ کردار تک پہنچا کر اسلامیانِ پاکستان کے اضطراب کو دور کیا جائے۔ یہ اجلاس پولیس کی اب تک کی کارروائی پہ عدمِ اطمینان کا اظہار کرتا ہے۔

۵۔ پاکستان میں کسی صاحب نصاب مسلمان کو عُشر و زکوٰۃ سے قطعاً مستثنیٰ قرار نہ دیا جائے۔ اور جو مسلمان کہلا کر عشر و زکوٰۃ سے استثناء چاہتا ہے اُسے غیر مسلم گردانا جائے کیونکہ یہ اسلام کا تیسرا مسلمہ رکن ہے۔ اسلام میں عشر اور زکوٰۃ کے بارے میں دو پیمانے قطعاً نہیں ہیں۔

۶۔ پاکستان اہل حدیث کانفرنس کا یہ اجلاسِ عام ملک کے کاروباری اور صنعتی اداروں کی اس روش پر شدید نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ جو اپنی مصنوعات کے فروغ اور کاروبار کی وسعت کے لئے عورت کو تشہیر کا ذریعہ بنائے ہوئے ہیں۔ نیز ٹیلی ویژن اور دیگر نشریاتی اداروں میں عورت کو جس انداز میں پیش کیا جاتا ہے وہ اسلام کی روح کے منافی ہے۔ زکوٰۃ کونسلوں، یونین کونسلوں، ڈسٹرکٹ کونسلوں سے، کارپوریشنوں اور وفاقی کونسلوں میں عورت کے جن کو جس طرح بوتل سے نکالا گیا ہے۔ اس پر یہ اجلاس اپنے اضطراب کا اظہار کرتے ہوئے صدر صاحب سے یہ دریافت کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ عورت کو چار دیواری سے باہر لا کر آپ کونسا اسلام لانا چاہتے ہیں۔ جب کہ ہمارے عہدِ خیر القرون میں عورت کی اس رسوائی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔

۷۔ یہ اجلاس عام پاکستان کی مصور اور عریاں صحافت کو نہ صرف انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے بلکہ اسے ملتِ اسلامیہ کے لئے تباہی کا پیش خیمہ قرار دیتا ہے۔ اسی طرح ملک میں بڑھتے ہوئے جرائم آئے دن قتل و غارت کے واقعات، عریانی اور فحاشی یہ سب اسلام کے مقدس نام پر کلنک کا ٹیکہ ہیں۔ نیز ٹیلی ویژن کو بھی آداب اسلام کا پابند بنایا جائے اور پوری سختی سے پھیلتے ہوئے وی۔ سی۔ آر کے تباہ کن اثرات کو روکا جائے۔

۸۔ ملک میں بدلتے ہوئے سیاسی حالات وقت کے تقاضوں کے پیش نظر یہ اجتماعِ عام ملک بھر کی دینی جماعتوں اور دین سے تعلق رکھنے والے افراد و اشخاص سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں اسلام کی سربلندی، دین کے

نفاذ، قادیانیت کے انسداد اور علمائے کرام کے متفقہ تیس نکات کو بروئے کار لانے کے لئے اپنے فروعات پر کاربند رہتے ہوئے ایک متحدہ پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں ۔ دینی جماعتوں کا یہ اتحاد اس لئے بھی ضروری ہے کہ بایاں بازو اسلام کے خلاف متحد اور متفق ہو چکا ہے ۔

۹ ۔ ۱۹۷۳ء کا دستور بحال کر کے مارشل لاء کو ختم کیا جائے ۔ اور تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر کے ملک کی فضاء کو خوشگوار بنایا جائے ۔

۱۰ ۔ پاکستان اہل حدیث کانفرنس ماموں کانجن کا یہ اجلاس عام ملک کی مایہ ناز علمی شخصیت مولانا محمد عبداللہ محدث فیصل آبادی (مدفون مکہ)، مولانا محمد گنگن پوری، مولانا عمر دین (دھیر داڑ گراں)، مولانا تاج محمود (فیصل آباد)، سید نور الحسن بخاری (ملتان)، چوہدری عبدالرحمان (ساہیوال)، مولانا محمد ادریس (کوٹ کپوری)، چوہدری عطاء اللہ (جھنگ)، رانا محمد افضل (ناگرہ)، کی وفات پر اپنے دلی حزن و ملال کا اظہار کرتے ہوئے ان کی ملکی، ملی، علمی، دینی، تبلیغی اور قومی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اور ان کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے اللہ کے حضور دست بدعا ہے کہ وہ ان مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے ۔

۱۱ ۔ ہم دنیا بھر کے حکمرانوں سے انسانیت کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ جہاں آپ کو روس کو افغانستان سے نکل جانے کے لئے مجبور کرنا چاہیئے وہاں ہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ افغان مجاہدین کو اس قدر اسلحہ اور اقتصادی امداد دی جائے کہ وہ اپنے دست و بازو سے روسی غاصبوں کو اپنے ملک سے باہر نکال پھینکیں ۔

۱۲ ۔ یہ اجتماع عام ایران، عراق کی طویل بے فائدہ مسلمان اتحاد دشمن جنگ پر اپنی انتہائی تشویش کا اظہار کرتا ہے ۔ عراق ایران جنگ نے مسلم عالمی اتحاد کو شدید نقصان سے دوچار کر دیا ہے ۔ عراق ۔ ایران جنگ اسرائیل کے استحکام کا باعث سپر طاقتوں کے سیاسی اور اقتصادی مفاد کا ذریعہ ہے ۔ عالمی اسلامی اتحاد نے اگرچہ ان کی مصالحت اور مفاہمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہونے دیا ۔ لیکن ایران اور خمینی ہٹ دھرمی آڑے آتی رہی ۔ کانفرنس کا یہ اجتماع ایران، عراق سے اسلام اور خدا کے نام پر جنگ بندی کی اپیل کرتا ہے اور ان سے درخواست کرتا ہے کہ فوراً جنگ بند کر کے اپنے مطالبات اور مسائل کسی ثالث کمیٹی کے ذریعے پرامن طور پر حل کئے جائیں ۔

۱۳ ۔ یہ اجتماع عام بھارت میں ہندوؤں کے مسلمانوں پر مظالم اور آئے دن حملوں کو شدید نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور بھارت کے ہندو غنڈوں کے خلاف اپنے شدید غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے ۔ بھارت میں آئے دن ہندو اکثریت مسلمانوں کو نشانہ ستم بناتی رہتی ہے ۔ قیام پاکستان سے اب تک دو ہزار سے زائد ہندو مسلم فسادات ہو چکے ہیں لیکن گذشتہ دنوں بھی مراد آباد، میرٹھ، علی گڑھ، حیدر آباد، ناسک، احمد آباد، بہار اور دیگر بے شمار مقامات کے مسلمان ان کا نشانہ جبر بن چکے ہیں اور لاکھوں کروڑوں کی جائداد اور ہزاروں نفوس کی قربانی دے چکے ہیں ۔ گذشتہ سال ہندو غنڈوں نے آسام میں مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے وہ انسانی تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے ۔ ہم ہندوستان کی سیکولر حکومت سے انسانیت پر مسلمانوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کا مطالبہ کرتے ہیں ۔

بقیہ : اداریہ

کے لئے پوری توجہ دینی چاہیئے اور مرزائیوں کی کارگزاریوں پر اسی طرح نظر رکھنی چاہیئے جس طرح وہ حزب اختلاف پر رکھتی ہے ۔ اگر حکومت اس آرڈی ننس پر عملدرآمد میں اسی طرح تساہل اور چشم پوشی کرتی رہی جس طرح ۱۹۷۴ء کے قانون کے سلسلے میں ہوتا رہا تھا تو قوم خدانخواستہ ایک اور طوفان کا شکار ہوگی ۔ جس کا مداوا ممکن نہ رہے گا ۔ اعاذنا اللہ منہ

اطلاعات و اعلانات

تبلیغی و تدریسی اجتماعات

۱۔ مدرسہ غزنویہ دارالعلوم تقویۃ الاسلام ہ شیش محل روڈ، لاہور میں تقریب اختتام صحیح بخاری ۱۸ مئی مطابق ۱۶ شعبان بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر بروز جمعۃ المبارک منعقد ہوگی۔ بخاری شریف کی آخری حدیث مبارکہ کا درس استاذ الاساتذہ حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب بڈھیمالوی ارشاد فرمائیں گے۔ ان کے علاوہ دیگر علماء بھی خطاب فرمائیں گے۔ (سید محمد عثمان غزنوی مہتمم دارالعلوم تقویۃ الاسلام۔ لاہور)

۲۔ جامعہ اشاعۃ العلوم المحمدیہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام ایک روزہ اہل حدیث کانفرنس ۱۸ مئی بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد اہل حدیث میں منعقد ہو رہی ہے۔ خطبہ جمعہ حضرت الامیر المرکزیہ مولانا معین الدین صاحب لکھوی ارشاد فرمائیں گے۔ جب کہ میاں فضل حق صاحب ناظم اعلیٰ مرکزیہ مہمان خصوصی ہوں گے۔ جامعہ ہذا کے طلباء میں تقسیم انعامات اور دستار فضیلت کی تقریب منعقد ہوگی اور جید علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔ (شیخ محمد شفیق عتیق ناظم جامعہ ہذا)

۳۔ جمعیت اہل حدیث آزاد کشمیر کے زیر اہتمام ۱۸ مئی بروز جمعہ ایک روزہ سیرت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں جید علمائے کرام شرکت فرمائیں گے۔ (قاری محمد اعظم عارف جامع مسجد اہل حدیث، باغ آزاد کشمیر)

۴۔ ۱۲ مئی مطابق ۹ شعبان دارالعلوم ضیاء السنۃ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر مدرسہ کے مہتمم مولانا حافظ محمد یحییٰ صاحب میر محمدی دارالعلوم ہذا کے شعبہ تحفیظ القرآن سے فارغ ہونے والے حفاظ میں اسناد تقسیم فرمائیں گے انشاء اللہ لہٰذا تمام سابقہ و موجودہ حفاظ مقررہ تاریخ پر پہنچ کر اپنی اپنی اسناد حاصل کر سکتے ہیں۔ بعد ازاں دوران سال کسی کو سند نہیں دی جائے گی (ناظم دارالعلوم ضیاء السنۃ راجہ جنگ ضلع قصور)

۵۔ جامعہ سلفیہ دعوۃ الحق مسلم آباد (شیخ ماندہ) کوئٹہ میں قرآن فہمی کے طالب حضرات کے لئے ۱۵ شعبان سے ستائیس رمضان المبارک تک دورۂ تفسیر القرآن شروع ہو رہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند طلباء دس شعبان تک مدیر مدرسہ سید عبدالحنان سے رابطہ قائم کریں۔ دورۂ تفسیر القرآن الکریم کے اختتام پر طلباء میں اسناد تقسیم کی جائیں گی۔ نیز جامعہ میں مستقل داخلے ۵ شوال سے شروع ہوں گے۔ یہاں درس نظامی کے علاوہ جدید علوم کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ ذہین اور محنتی خصوصاً سرحد اور بلوچستان کے طلبا داخلے کے لئے فوراً رابطہ قائم کریں (مدیر مدرسہ جامعہ سلفیہ دعوۃ الحق معرفت جامع مسجد اہل حدیث سٹیل روڈ۔ کوئٹہ)

دوسرا سالانہ تربیتی پروگرام

مورخہ ۲۴ شعبان (۲۶ مئی) سے ۲۵ رمضان (۲۶ جون ۸۴ء) تک جس میں مدارس عربیہ کے محنتی اور فارغ التحصیل طلباء کو مختلف عصری ضروریات کے مطابق عنوانات پر تیاری کرائی جائے گی۔ مختلف علماء کرام اور پروفیسر حضرات کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ نوٹ۔ اس مرتبہ یہ پروگرام لاہور میں ہوگا۔ خواہشمند حضرات ذیل کے پتے پر رابطہ قائم کریں (مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی ۸۳ نشتر روڈ لاہور نمبر ۷)

وفیات:

۱۔ ملک ابو المحمود ہدایت اللہ سوہدروی کے چھوٹے بھائی ملک رحمت اللہ صاحب چند دن بیمار رہ کر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے نیک دل، دیندار، خوش اخلاق، شب زندہ دار اور بزرگ تھے۔ چند ماہ پیشتر ان کے جواں سال بیٹے کی وفات کا کاری زخم انہیں اندر ہی اندر کھا گیا (محمد سلیمان انصاری)

۲۔ جماعت اہل حدیث نئی سمندری (ضلع فیصل آباد) کے

مخلص کارکن مرزا محمد اسحاق ٹھیکیدار کے چھوٹے بھائی حافظ امان اللہ جو مدینہ یونیورسٹی (سعودی عرب) میں زیر تعلیم تھے ۲۴ اپریل کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز جنازہ مسجد نبوی میں ادا کی گئی۔ اور ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا (محمد یوسف پروانہ)

۳۔ راقم السطور کے نانا محترم چوہدری محمد اسماعیل حسین پوری جٹ، ایک ماہ صاحب فراش رہ کر اپنے گاؤں چک ۲۴۵ گ ب (نزد سمندری) میں ۱۲ اپریل کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم انتہائی شریف النفس، سادہ طبیعت اور مسلک اہل حدیث کے شیدائی تھے۔ مرحوم روپڑی خاندان کے تربیت یافتہ اور عقیدت مند تھے (محمد حسین شفیق ناظم مدرسہ فیض القرآن والحدیث رجسٹرڈ۔ روڈو سلطان)

۴۔ میرے برادر خورد ڈاکٹر محمد رمضان بعمر ۴۸ سال ۲۷/۴/۸۲ کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ مرحوم جماعت اہلحدیث فاروقہ کے مخلص کارکن اور ایک تجربہ کار ڈاکٹر تھے۔ دکھی انسانوں کی خدمت کرنے میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ نیز

۵۔ جماعت اہل حدیث فاروقہ کے ایک اور مخلص بزرگ جناب شیر محمد صاحب بروز جمعہ ۶/۴/۸۲ کو تقریباً ۷۰ یا ۷۵ سال کی عمر میں اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا خاندان شیعہ تھا۔ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دین کی سمجھ عطا فرمائی۔ اور انہوں نے تن تنہا مسلک اہل حدیث قبول کیا (حافظ محمد حیات ولد احمد یار میر کا فاروقہ ضلع سرگودھا)

۶۔ بندہ کی پھوپھی صاحبہ ۲۳ مئی ۱۹۸۲ء کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ لودھراں جماعت اہل حدیث کے سرکردہ رکن اور راہنما جناب ملک الحاج محمد یوسف صاحب کی رفیقہ حیات تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند تہجد گزار اور عطیات و صدقات میں نہایت کشادہ دست تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ استاذ الاساتذہ مولانا سلطان محمود صاحب محدث جلالپور پیروالا نے پڑھائی۔ (محمد اسماعیل حلیم براتری نائب امیر جمعیت طلبہ دار الحدیث المحمدیہ جلالپور پیروالا)

۷۔ گذشتہ دنوں مولانا محمد یحییٰ صاحب آف بگھیاڑی ضلع شیخوپورہ کی جوان سال شادی شدہ بیٹی اچانک وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بچی کی وفات سے مولانا اور دیگر اہل خاندان کو سخت صدمہ ہوا ہے۔

ادارہ الاعتصام تمام مرحومین کے لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اور تمام احباب سے مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعاؤں کی درخواست کرتا ہے (ادارہ)

درخواست دعائے صحت

۱۔ والد گرامی مولانا سید عبدالرحمٰن شاہ گھڑیالوی (ابن سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی) دو تین ماہ سے بعارضہ شوگر و دیگر عوارض صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (سید محمد سعید خطیب جامع مسجد اہل حدیث بھمبہ کلاں ضلع قصور)

۲۔ مولانا عبدالکریم صاحب حافظ آباد والے بعارضہ فالج صاحب فراش ہیں صحت نہایت کمزور ہے۔ احباب ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں (ناظم مرکز الدراسات الاسلامیہ۔ میاں چنوں)

انتخابات

۱۔ انجمن جامع مسجد اہل حدیث کوٹ بھائی خاں ضلع سرگودھا

(۱) صدر۔ حکیم احمد دین (۲) نائب صدر: حافظ عبدالرحمٰن (۳) سیکرٹری۔ عطا محمد جنجوعہ (۴) خزانچی: محمد حیات ولد لعل دین (۵) محاسب: عبدالخالق گگڑ

۲۔ تنظیم شبان اہل حدیث میراں پور ضلع مظفر گڑھ

سرپرست۔ مولانا محمد صاحب۔ امیر۔ ملک مشتاق احمد بھابھا۔ ناظم۔ غلام حسین خاں بلوچ۔ نائب ناظم۔ عبدالغفار جنجوعہ خزانچی۔ اللہ بچایا جنجوعہ۔

انتباہ

ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ایک صاحب مدرسہ حفظ القرآن رجسٹرڈ مرجال براستہ ظفروال ضلع سیالکوٹ کے نام سے چندہ وصول کر رہے ہیں۔ احباب جماعت اس شخص سے ہوشیار رہیں۔ قصبہ مرجال میں ایک ہی مدرسہ حفظ القرآن ہے جو کہ باقاعدہ رجسٹرڈ ہے مدرسہ کی طرف سے کوئی سفیر مقرر نہیں۔ ماہ رمضان المبارک میں موصوف الف دین صاحب احباب کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ ان کا شناختی کارڈ دیکھ کر تصدیق کر لیں (قاری) محمد ایوب بسمل مہتمم مدرسہ ہذا)

اپیل برائے تعاون تعمیر مسجد و مدرسہ

بلوچستان میں گذشتہ تین سال سے جامعہ سلفیہ دعوۃ الحق تشنگان علم کی پیاس بجھا رہا ہے۔ ساٹھ طلباء زیر تعلیم ہیں۔ یاد رہے کہ اس ادارے کے بانی الحاج نور محمد سلفی کو مخالفین نے "وہابی" ہونے کے ناطے شہید کر دیا تھا۔ مدرسہ کے متصل ہی چند مخیر حضرات کی کوششوں سے ۲۷×۲۶ فٹ مسجد کا ہال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تعمیر ہو رہا ہے۔ آدھے سے زیادہ کام ہو چکا ہے۔ دروازے کھڑکیاں، پلستر اور فرش کا مرحلہ احباب کے تعاون کا منتظر ہے۔ مخیر حضرات جلد توجہ فرمائیں۔

بینک اکاؤنٹ نمبر ۲۸۲۸ حبیب بنک لیمٹڈ لیاقت بازار کوئٹہ (نعمت اللہ موحد مہتمم الجامعہ سلفیہ دعوۃ الحق مسلم بازار میڈیکل سٹور سرکلر روڈ دکان ۲۰ کوئٹہ)

ضرورت رشتہ

۵۰ سالہ مرد کے لئے بیوہ یا مطلقہ کا رشتہ درکار ہے۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ ذات پات کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ البتہ عورت اہل حدیث ہونی چاہیئے۔

(محمد حسین۔ محمدی کلاس ہاؤس۔ دوکان ۳۵ ڈہرکی (سندھ)

رمضان المبارک کے لئے حفاظ کرام

رمضان المبارک میں قرآن مجید سننے کے لئے حافظوں کے خواہش مند پتہ جات ذیل پر رجوع فرمائیں۔

۱۔ محمد اسلم سیف فیروزپوری ناظم جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن۔

۲۔ محمد زکریا مدرس دارالحدیث چینیانوالی کوچہ چابک سواراں رنگ محل لاہور۔

۳۔ قاری محمد اشرف شاہد مدرس جامعہ مسجد فردوس اہل حدیث پرانا دھرم پورہ۔ لاہور ۱۵

تبلیغی و تنظیمی دورہ

تنظیم طلبائے اہلحدیث کے امیر مولانا نور اللہ غیور صاحب عنقریب صوبہ سرحد کے نواحی علاقے باجوڑ، سوات، دیر، چترال وغیرہ کا تبلیغی و تنظیمی دورہ کریں گے۔ احباب ان کی صحت اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناظم نشر و اشاعت تنظیم طلباء اہل حدیث صوبہ پنجاب)

پانچ روپے میں چھ کتابیں

مندرجہ ذیل کتب پانچ روپے کا منی آرڈر یا ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔

۱۔ فضیلت جہاد در اسلام (۲) شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ان کی دعوت
۳۔ دعاؤں کی کتاب (۴) نماز کی کتاب
۵۔ قرآنی قاعدہ (۶) ڈائری نماز پنجگانہ

(ناظم مرکز الدراسات الاسلامیہ ۱۲۹-۱۵-L میاں چنوں ضلع ملتان)

تبلیغی کتب

"کیا اہل حدیث فرقہ ہے" از مولانا عبدالرحمن خلیق بدوملہی ۲ روپے بھیج کر چار عدد رسائل طلب فرمائیں۔

(ملک عبدالصبور بھٹہ ناظم ادارہ عالم اسلامی دعوۃ السلفیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاضل اراکین مجلس شوریٰ کے لیے لمحۂ فکریہ——!

اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ الصُّوْرَۃُ لَا تَدْخُلُہُ الْمَلَائِکَۃُ (متفق علیہ)

"اس گھر میں اللہ کے فرشتے داخل نہیں ہوتے، جس میں تصویریں آویزاں ہوں"

فرمانِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ بات قابلِ صد افسوس ہے کہ مجلس شوریٰ کے ہال میں بانیٔ پاکستان کی تقریباً دس فٹ قد کی تصویر آویزاں ہے۔ جس کے نیچے قاری صاحب قرآن مجید و فرقانِ حمید کی تلاوت کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ مملکت اللہ جل شانہٗ وحدہٗ لاشریک احکم الحاکمین کے نام پر قائم کی گئی اور اس کے لیے مال و جان اور عزت و آبرو کی بے شمار قربانیاں دی گئیں۔ مقصد صرف یہ تھا کہ یہاں اسلام کی حکمرانی ہوگی اور قرآن و حدیث کا بول بالا ہوگا لیکن ہماری شوخ چشمانہ جسارت کی انتہا ہے۔ کہ ہم نے ملک کی سب سے اہم مجلس یعنی مجلس شوریٰ کے ہال میں بھی سرورِ دو عالم سید الاولین والآخرین امام الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ کے بالکل برعکس ایک انسانی تصویر لٹکائی ہوئی ہے۔ اور اسی کے سائے میں سارے فیصلے ہوتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ؁

یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ نبیٔ مکرم و اکرم رسولِ مقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس فعل اور اس کے مرتکبین سے اتنی نفرت تھی کہ آپ اس گھر میں ہی نہ جاتے جس میں تصویریں ہوتیں، نیز آپ نے مصورین پر لعنت فرمائی۔ اور ان کے لیے قیامت کے دن شدید عذاب کی وعید بیان فرمائی۔ (متفق علیہ) کُلُّھُمْ انبیاء والمرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سب سے اولین دعوت "افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ" کا سب سے بڑا تقاضا ہی یہ ہے کہ کسی بُت کو دل کے اندر نہ بنے دیا جائے اور نہ باہر۔ اس تصویر کا اس مملکتِ خداداد کے سب سے بڑے ادارے کے ہال میں اس طرح آویزاں رہنا اللہ تبارک و تعالیٰ وحدہٗ لاشریک احکم الحاکمین اور سرورِ کائنات محبوبِ کبریا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکاماتِ عالیہ کی علانیہ خلاف ورزی اور کھلی مخالفت ہے جس کو دیکھ کر ہر مسلمان پر خوف غالب ہوگا کہ اللہ الواحد القہار کا عذابِ شدید ہم پر نازل نہ ہو جائے۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ سب مسلمان ایسے فعل سے بیزار ہیں اور ربِ ذوالجلال والاکرام کے حضور مغفرت مانگنے والے ہیں۔ لازم ہے کہ بلا تاخیر اس تصویر کو مجلس شوریٰ کے ہال سے ہٹا دیا جائے اور دیگر عام دفاتر و اداروں کو بھی انسانی اور دوسرے جانداروں کی تصاویر سے پاک کیا جائے تاکہ قرآن و حدیث کی بے حرمتی اور توہین بند ہو، قلوب کو اطمینان حاصل ہو اور اس ارضِ پاک پر برکات و رحمات الٰہی کا نزول ہو۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اراکین مجلس اس کے متعلق فوری کارروائی کر کے اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور یہ بھی ہم امید کرتے ہیں کہ مجلس شوریٰ کے علمائے دین اپنے جذبات کا بے باکانہ اظہار کریں گے اور اپنے سر کوئی الزام کتمانِ حق کا برداشت نہ کریں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو کتاب و سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین! **داعی الی الخیر:**- ۱۔ حافظ صلاح الدین یوسف ایڈیٹر ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۲۔ حافظ عبدالقادر روپڑی امیر جماعت اہل حدیث پاکستان ۳۔ علامہ سید احمد سعید کاظمی مرکزی صدر جماعت اہل سنت پاکستان و مہتمم انوار العلوم ملتان ۴۔ محمد عبدالشکور دین پوری صدر مجلس تحفظ حقوق اہل سنت و جماعت پاکستان ۵۔ محمد عبدالرشید صدیقی عفا اللہ نور مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ملتان ۶۔ شمس الحق مفتی عنہ مہتمم مدرسہ عربیہ اہل حدیث رحمانیہ ملتان ۷۔ فیض احمد مہتمم جامعہ قاسم العلوم ملتان ۸۔ عبدالرحمٰن چیمہ نائب مہتمم مدرسہ الحسین جامع محمدی ملتان ۹۔ محمد شریف کاشمیری مدرسہ الحسین خیر المدارس ملتان ۱۰۔ عبدالستار مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان ۱۱۔ نور الحق قریشی ایڈووکیٹ سابق صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن ملتان ۱۲۔ حبیب اللہ خاں میتلی ایڈووکیٹ ملتان ۱۳۔ حبیب الرحمان انصاری ایڈووکیٹ ملتان ۱۴۔ محمد صدیق مدرسہ خیر المدارس ملتان ۱۵۔ عبداللہ سلفی،

رئیس معہد الشرعیۃ والصناعۃ کوٹ ادو، ضلع مظفر گڑھ

طلبائے جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے لئے

فراہمی گندم کی اپیل

جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن پاکستان میں اہلحدیث کی عظیم الشان قدیم دینی دانش گاہ اور حضرت صوفی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم دینی و علمی یادگار ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اس کے فضلاء دیہات و قصبات کی مساجد، دینی مدارس، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں دینی خدمات بجالانے میں مصروف ہیں۔ جامعہ میں سترہ اساتذہ، تین صد سے زائد بیرونی طلبہ کی خوراک کے لئے پندرہ سو من گندم، سال بھر میں آنے والے مہمانوں اور جامعہ کی سالانہ **کانفرنس** کے لئے مزید تین صد من غلہ اگر فراہم ہو سکے تو جامعہ کا سال خوش اسلوبی سے گذر سکتا ہے۔

اب ملک بھر میں گندم کی فصل کا موقعہ ہے۔ احباب ہمیشہ جامعہ سے گندم کی فراہمی کے سلسلے میں بھرپور تعاون کیا کرتے ہیں اب بھی حسب سابق اپنے عشر کا بیشتر حصہ جامعہ کے غریب الدیار طلبہ کے لئے عنایت فرمائیں۔ ہم اپنی بساط کی حد تک اکثر جماعتوں کے پاس پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ جہاں ہم نہ پہنچ سکیں وہاں کے احباب از خود اپنے عشر کا زیادہ حصہ بذریعہ چیک یا بینک ڈرافٹ طلبائے جامعہ کے لئے ارسال فرمائیں۔ اس سال بھی جامعہ کے چھ طلبہ کو مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ مل چکا ہے چانسلر مدینہ یونیورسٹی جامعہ ماموں کانجن سے بہت مطمئن اور مسرور ہو کر گئے ہیں۔ ہم بہت جلد ان کی طرف سے مژدہ جانفزا سنائیں گے۔ انشاء اللہ۔

الداعیان
عبدالقادر ندوی، صدر
محمد اسلم سیف فیروزپوری ناظم
جامعہ تعلیم الاسلام جامعہ روڈ ماموں کانجن ضلع فیصل آباد

اعلیٰ کوالٹی۔ پائیداری میں بے مثال
زینت اور زیبائش میں لاجواب
اعلیٰ معیار کی ضمانت
سٹیزن
موٹر
تیار کردہ سٹیزن الیکٹریکل انڈسٹریز لمیٹڈ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

ملکی صنعت کو فروغ دے کر زرِ مبادلہ بچائیے
آپ کی سہولت کے لیے کپڑے دھونے اور نہانے کے صابن
ہر وقت دستیاب ہیں
کستوری (مسک) ٹائیلٹ سوپ
پنجاب سپیشل سوپ
پنک روز ٹائیلٹ سوپ
پپیہا ٹائیلٹ سوپ
تیار کردہ
پنجاب سوپ فیکٹری، سرکلر روڈ بیرون شیرانوالہ گیٹ لاہور
PHONES: 200661 - 200662

یونین فین
فرحت اور تسکین کے لیے
زیادہ ٹھنڈی ہوا کے لیے
مضبوطی اور پائیداری کے لیے
تیار کردہ ثناء اللہ الیکٹریکل انڈسٹریز حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

اعلیٰ کوالٹی اور پائیداری میں بے مثال
بیکو پنکھے رجسٹرڈ
سیلنگ ○ پیڈسٹل ○ ٹیبل کم پیڈسٹل ○ ایگزاسٹ فین
خوبصورت پائیدار اور کم خرچ بے آواز
دستیاب ہیں
تیار کردہ بیکو انجینئرنگ کمپنی مین روڈ گھڑجاکھ گوجرانوالہ